THU.31.Oct.2024
VOLUME:19 NO: 278
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 31/ اکتوبر 2024
جلد:19 شمارہ: 278
25/ ربیع الثانی 1446ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com~Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

عدم مساوات و مہنگائی کے سبب پیدا ہوئی بحران والی کیفیت

ملک غیر یقینی اور مشکل اقتصادی حالت سے گزر رہا: کانگریس

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) کانگریس نے بدھ کے روز دعویٰ کیا کہ ملک میں تنخواہ سے متعلق عدم استحکام، عدم مساوات اور مہنگائی کے سبب 'بحران' کی حالت پیدا ہوئی ہے اور ہندوستان کئی سالوں میں اپنے سب سے غیر یقینی اور مشکل اقتصادی حالات سے گزر رہا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ایک بیان میں کہا کہ "گزشتہ تین دہائیوں سے ہندوستان کی ترقی سے متعلق داستان صارفیت میں اضافہ کی داستان تھی۔ کروڑوں کنبوں کے غریبی سے نکل کر متوسط طبقہ میں داخل ہونے کی داستان، جو نئے پروڈکٹ خریدنے اور ملکیت بنانے میں کامیاب تھے۔ یہ ایک خوشحال معیشت کا اشارہ تھا، جو تیزی سے بڑھ رہا تھا اور جو اپنے منافع کو وسیع طور سے تقسیم کر رہا تھا۔" جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ 10 سالوں میں ملک میں صارفیت کی داستان برعکس سمت میں گھوم گئی ہے اور ہندوستانی معیشت کے لیے سب سے بڑا مسئلہ بن کر ابھری ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ "ہندوستان کا کاروباری طبقہ بھی اب اسی آواز میں آواز ملا رہا ہے، ایک اہم سی ای او نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ہندوستان میں متوسط طبقہ 'سکڑ' رہا ہے۔" جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ تنخواہ میں عدم استحکام، مہنگائی اور عدم مساوات کی وجہ سے ہی یہ بحران والی حالت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری کا کہنا ہے کہ "حال ہی میں جاری صنعتوں کے سالانہ سروے 23-2022 جیسے حکومت کے آفیشیل اعداد و شمار سمیت ڈاٹا کے کئی ذرائع سے اس بات کے واضح ثبوت ملتے ہیں کہ 10 سال قبل کے مقابلے میں مزدوروں کی قوت خرید گھٹ گئی ہے۔ فکر کی بات یہ ہے کہ ان ٹھہری ہوئی مزدوری شرح کا تعلق ہندوستان کے مزدوروں کی پیداواریت میں گراوٹ سے ہو سکتا ہے، جو حال کے سالوں میں سکڑ رہی ہے۔" جے رام رمیش نے اعلیٰ شرح مہنگائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ "آر بی آئی کے سابق ڈپٹی گورنر ڈاکٹر ورل آچاریہ نے کہا ہے کہ گزشتہ دہائی میں اڈانی گروپ سمیت 5 بڑے گروپوں کا عروج ہوا ہے، جو 40 سیکٹرس (سیمنٹ سمیت کیمیکل، پٹرول، مینوفیکچرنگ وغیرہ) میں بالادستی قائم کر رہے ہیں۔ 2015 میں جب ایک عام آدمی 100 روپے کی خریداری کرتا تھا تب صنعت کار کو اس کا 18 فیصد حصہ جاتا تھا، اب 100 روپے میں سے اسی مالک کو 36 روپے کا منافع ہوتا ہے۔" جے رام رمیش نے اپنے بیان میں واضح لفظوں میں کہا ہے کہ گزشتہ کچھ سالوں میں مہنگائی بڑھنے کے لیے حکومت کے ذریعہ دوستانہ سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی پالیسیاں اور ان گروپوں کو تحفظ دینا ذمہ دار ہے۔ انھوں نے کہا کہ "دیہی علاقوں میں دو پہیہ گاڑیوں کی فروخت، جو اقتصادی ترقی کا ایک اہم اشاریہ ہے، اب بھی 2018 کے مقابلے میں کم ہے۔ سبھی جغرافیائی خطوں میں عدم مساوات عروج پر ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا 'ارب پتی راج' برطانوی راج کے مقابلے میں زیادہ عدم مساوات والا ہے۔" کانگریس لیڈر نے اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوستان میں موجودہ وقت میں اپنے سب سے غیر یقینی اور مشکل اقتصادی حالت میں ہے۔ تنخواہ میں عدم استحکام، مہنگائی اور عدم مساوات صرف سیاسی ایشوز نہیں ہیں، بلکہ یہ ہندوستان کی طویل مدتی ترقیاتی امکانات کے لیے بے حد مضر ہیں۔ وہ ہندوستان کی صارفیت میں اضافہ کو کمزور کر رہے ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر کو سرمایہ کاری کے لیے ملنے والے سب سے اہم حوصلہ سے محروم کر رہے ہیں۔"

وقف بل: بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے جے پی سی کو وجے پورہ تنازعہ پر لکھا خط، کانگریس نے کہا 'معاملہ تو نمٹ چکا'

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) 'وقف (ترمیمی) بل 2024' پر تبادلہ خیال کے لیے تشکیل جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کو بی جے پی رکن پارلیمنٹ تیجسوی سوریہ نے ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں انھوں نے کرناٹک کے وجے پورہ ضلع میں وقف ملکیت سے متعلق جاری تنازعہ کا تذکرہ کیا ہے۔ تیجسوی سوریہ نے کمیٹی سے گزارش کی ہے کہ وہ متاثرہ کسانوں کے نمائندہ وفد سے ملاقات کرے۔ کانگریس نے بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے اس خط پر حیرانی ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ وجے پورہ معاملہ تو نمٹ چکا ہے۔ جے پی سی کو لکھے خط میں بی جے پی رکن پارلیمنٹ تیجسوی سوریا نے کہا کہ میں حال ہی میں وجے پورہ ضلع کے کسانوں کے ایک نمائندہ وفد سے ملا۔ ان کسانوں نے بتایا کہ جس زمین پر وہ صدیوں سے کاشت کرتے آ رہے ہیں، اور ان کے پاس 30-1920 کی دہائی کے دستاویز بھی ہیں، اس کے لیے نوٹس ملے ہیں۔ نوٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ زمین وقف بورڈ کی ملکیت ہے اور اس کے لیے کوئی ثبوت یا دستاویز بھی پیش نہیں کیا گیا۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ گاؤں کی 1500 ایکڑ زمین وقف کی ملکیت ہے۔ کچھ ملکیت کے ریکارڈ میں مقررطریقہ کار کے بغیر تبدیلی بھی کر دی گئی ہے۔ تیجسوی سوریا نے جے پی سی سے گزارش کی ہے کہ وہ متاثرہ کسانوں کے نمائندہ وفد سے ملاقات کرے تاکہ اس معاملے پر لوگوں کی دقتوں کے بارے میں جانکاری مل سکے۔ حالانکہ کرناٹک کانگریس نے اس معاملے میں بی جے پی پر سیاست کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سدارمیا کا کہنا ہے کہ "کسی سے بھی زمین خالی نہیں کرائی گئی ہے۔ سالوں سے جس کے پاس زمین ہے اسی کے پاس رہے گی۔" کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے بھی اس تنازعہ پر اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "بی جے پی اس معاملے میں سیاست کر رہی ہے۔ بی جے پی کی حکومت میں بھی کسانوں کو نوٹس دیے گئے تھے، ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ ہم نے ریونیو ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ معاملہ کو ٹھیک کریں۔ زمین کسانوں کے پاس ہی رہے گی۔" کرناٹک کے وزیر داخلہ جی پرمیشور نے وجے پورہ اراضی تنازعہ پر کہا ہے کہ "جو محکمہ وقف ملکیتوں کا مینجمنٹ کرتا ہے، اس نے نوٹس دیا تھا۔ ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے، لیکن وزیر اعلیٰ نے خود صاف کر دیا ہے کہ نوٹس واپس لے لیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ معاملہ اب ختم ہو گیا ہے۔"

مداح کے قتل کا معاملہ: کرناٹک ہائی کورٹ نے اداکار درشن کو 6 ہفتے کی عبوری ضمانت دی

بنگلورو: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) کرناٹک ہائی کورٹ نے مقبول کنڑ اداکار درشن تھوگودیپا کو 6 ہفتوں کے لیے عبوری ضمانت دے دی ہے، جو اس وقت اپنے ایک مداح رینوکا سوامی کے قتل کے معاملہ میں زیر حراست ہیں۔ درشن کو طبی علاج کی بنیاد پر 6 ہفتوں کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس معاملے پر سماعت کے بعد جسٹس ایس وشواجیت شیٹی نے عبوری ضمانت کی منظوری دی۔ درشن کو پہلے بنگلورو جیل میں رکھا گیا تھا، لیکن جیل میں وی آئی پی علاج کے الزامات کے بعد انہیں بلاری جیل منتقل کر دیا گیا۔ درشن، جو 11 جون کو اپنی گرفتاری کے بعد سے بلاری جیل میں بند ہیں، پر الزام ہے کہ انہوں نے 33 سالہ آٹو ڈرائیور رینوکا سوامی پر حملہ کیا تھا، جو بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ درشن کی باقاعدہ ضمانت کی درخواست، جسے پہلے ٹرائل کورٹ نے مسترد کر دیا تھا، ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

اب دہلی میں کہیں سے بھی کروائیں پراپرٹی کا رجسٹریشن، نئی پالیسی کو منظوری

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) دہلی کے شہریوں کے لیے اب پراپرٹی رجسٹریشن کا عمل مزید آسان ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ آتشی نے 'اینی ویئر رجسٹریشن' پالیسی کی منظوری دے دی ہے، جس کے تحت لوگ اپنی سہولت کے مطابق دہلی کے کسی بھی سب رجسٹرار آفس میں پراپرٹی کا رجسٹریشن کروا سکیں گے۔ اس نئی پالیسی سے شہریوں کو مخصوص سب رجسٹرار آفس میں جانے کی پابندی سے آزادی مل جائے گی۔ اب دہلی کے 22 سب رجسٹرار آفسز میں سے کسی بھی آفس میں آن لائن اپوائنٹمنٹ لی جا سکتی ہے۔ دہلی میں پراپرٹی کی خرید و فروخت اور اس کے دیگر قانونی امور کے لیے لوگوں کو سب رجسٹرار آفس جانا پڑتا تھا۔ تاہم، اس حوالے سے کئی شکایات بھی سامنے آتی تھیں کہ مخصوص سب رجسٹرار آفسز میں زیادہ رش ہوتا ہے جس کے باعث اپوائنٹمنٹ لینے اور پراپرٹی کے رجسٹریشن میں کافی وقت لگ جاتا تھا۔ دوسری طرف کچھ سب رجسٹرار آفسز ایسے بھی ہیں جہاں اتنی بھیڑ نہیں ہوتی۔ وزیر اعلیٰ آتشی نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے 'اینی ویئر رجسٹریشن' پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت اگر کسی شہری کو پراپرٹی کا رجسٹریشن کرانا ہے تو وہ دہلی کے کسی بھی سب رجسٹرار آفس میں جا سکتا ہے۔ اس سے شہریوں کو مختلف آفسز میں قطاروں اور طویل انتظار سے نجات ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ دہلی کے تمام سب رجسٹرارز کو اب مشترکہ سب رجسٹرار کے طور پر مقرر کیا گیا ہے اور ان کا دائرہ کار پوری دہلی میں ہوگا۔ اگر دہلی کا کوئی شہری اپنی پراپرٹی کا رجسٹریشن کروانا چاہتا ہے تو وہ دہلی کے 22 سب رجسٹرار آفسز میں سے کسی میں بھی آن لائن اپوائنٹمنٹ لے سکتا ہے، جس سے ان کی سہولت میں اضافہ ہوگا۔

'دم گھٹنے والی آلودگی سے عوام پریشان

لیکن کیجریوال اور وزیر اعلیٰ آتشی خاموش'، دہلی حکومت پر کانگریس حملہ آور

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) دہلی ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے راجدھانی دہلی میں بڑھتی آلودگی پر آج شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کئی اسٹیشنوں پر اے کیو آئی کی خراب ایئر کوالٹی 300-201 درج کی جا رہی ہے، وہیں کچھ اسٹیشنوں پر ایئر کوالٹی 400-301 دیکھی گئی ہے، یعنی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ اے کیو آئی اتنی خطرناک حد پر پہنچ گئی ہے کہ اسپتالوں میں لوگ آنکھوں میں جلن اور سانس لینے میں ہونے والی دقت کی شکایت لے کر بھرتی ہو رہے ہیں۔ 13 مقامات ایسے ہیں جہاں آلودگی سب سے زیادہ ہے۔ ان میں سے 7 مقامات پر ایئر کوالٹی 300 سے زیادہ، جبکہ آنند وہار میں 351 اور منڈکا میں 347 رہی ہے۔ دیویندر یادو کا کہنا ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے عام آدمی پارٹی کی حکومت یہ یقین دلاتی رہی ہے کہ وہ موثر اقدامات کے ذریعہ دہلی کی آلودگی اور جمنا کی گندگی کو ختم کر دے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ زمینی سطح پر کوئی کام اب تک نہیں کیا گیا ہے۔ آلودگی پر قابو پانے کے متعلق صرف زبانی دعوے کئے جا رہے ہیں۔ دیوالی سے قبل ہی آلودگی کی وجہ سے لوگوں کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ ایسے میں جب کل دیوالی کا تہوار ہے تو زہریلی ہوا میں اضافہ کا بہت زیادہ امکان ہے۔ اس کے بارے میں محکمہ موسمیات نے پہلے ہی آگاہ کر دیا ہے۔ دیویندر یادو نے کہا کہ کیجریوال اپنی پدیاترا کے دوران لوگوں سے ملنے سے ڈر رہے ہیں، کہیں انہیں دہلی کی عوام کے غصہ کا سامنا نہ کرنا پڑ جائے۔ پدیاترا کے دوران لوگ ان سے ایسے ایسے سوالات پوچھ رہے ہیں جن کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔ کیجریوال اپنی پدیاترا میں صرف تعلیم اور صحت کے غیر موجود دہلی ماڈل کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ کیجریوال فضائی اور آبی آلودگی کی حقیقت کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں بولتے ہیں۔ آلودگی کے مسائل کو حل کرنے میں عام آدمی پارٹی کی حکومت مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ دہلی کانگریس صدر دیویندر یادو نے کہا کہ دہلی حکومت نے دھول، خستہ حال سڑکوں اور فضائی آلودگی جیسے بنیادی مسائل پر بالکل بھی توجہ نہیں دی ہے۔ جیل سے باہر آنے کے بعد کیجریوال، سسودیا، سنجے سنگھ، موجودہ وزیر اعلیٰ آتشی اور دیگر وزراء نے خستہ حال سڑکوں، دھول اور آلودگی والے علاقوں میں جا کر صرف ڈرامہ کیا تھا۔ اس وقت کیجریوال نے وعدہ کیا تھا کہ تمام خستہ حال سڑکیں دیوالی سے پہلے درست کر دی جائیں گی۔ کیجریوال کا یہ وعدہ بھی دیگر وعدوں کی طرح صرف ایک جملہ ثابت ہوا، اور کاغذوں تک ہی محدود رہا۔

دنیا کے 26 فیصد ٹی بی مریض ہندوستان میں

ڈبلیو ایچ او کی نئی رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی ایک حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا بھر کے 26 فیصد ٹی بی (تپ دق) کے مریض ہندوستان میں موجود ہیں، جو کہ عالمی سطح پر سب سے زیادہ شرح ہے۔ یہ رپورٹ اس وقت سامنے آئی ہے جب ہندوستان نے 2025 تک ٹی بی کو ختم کرنے کا ہدف مقرر کر رکھا ہے، جو عالمی ٹارگٹ سے پانچ سال قبل کا ہدف ہے۔ عالمی تپ دق رپورٹ 2024 کے مطابق ہندوستان اس فہرست میں سب سے اوپر ہے جس میں 30 ممالک شامل ہیں۔ ہندوستان کے بعد انڈونیشیا (10 فیصد)، چین اور فلپائن (8.6 فیصد) اور پاکستان (3.6 فیصد) کا حصہ ہے۔ ان ممالک کے مجموعی ٹی بی کیسز 56 فیصد بنتے ہیں۔ 2023 میں ٹی بی کے کیسز کووڈ-19 کو پیچھے چھوڑتے ہوئے پھر سے اہم متعدی بیماری بن چکے ہیں، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بیماری کا خطرہ تاحال برقرار ہے۔ رپورٹ کے مطابق، 2023 میں دنیا بھر میں تقریباً 8.2 ملین افراد میں ٹی بی کی تشخیص ہوئی، جو 1995 میں عالمی ادارہ صحت کی جانب سے شروع کی گئی عالمی نگرانی کے بعد سب سے زیادہ تعداد ہے۔ 2022 کے مقابلے میں یہ نمایاں اضافہ ہے، جس میں ٹی بی کیسز کی تعداد 5.7 ملین تھی۔ یہ بیماری مردوں میں سب سے زیادہ عام ہے اور مجموعی مریضوں میں ان کا حصہ 55 فیصد ہے۔ خواتین میں اس کی شرح 30 فیصد جبکہ بچوں اور نوجوانوں میں یہ 12 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر ٹیڈروس ایڈہانوم کا کہنا ہے کہ اس بیماری کے روک تھام اور علاج کے ذرائع موجود ہونے کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں اس کا پھیلاؤ افسوسناک ہے۔ انہوں نے تمام ممالک پر زور دیا کہ وہ ان ذرائع کا بہتر استعمال کریں اور اس بیماری کے خاتمے کے لیے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں۔ رپورٹ میں پانچ اہم خطرناک عوامل کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو نئے ٹی بی کیسز کے اضافے کا سبب بن رہے ہیں، جن میں غذائی قلت، ایچ آئی وی انفیکشن، شراب نوشی کے مسائل، سگریٹ نوشی (خصوصاً مردوں میں) اور ذیابیطس شامل ہیں۔ اس بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے غربت اور فی کس جی ڈی پی جیسے عناصر پر بھی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ 2023 میں ملٹی ڈرگ ریزسٹنٹ (ایم ڈی آر) اور رافیمن ریزسٹنٹ ٹی بی (آر آر-ٹی بی) کی کامیابی کی شرح 68 فیصد تک پہنچ گئی ہے، مگر 2023 میں اندازے کے مطابق 000,400 مریضوں میں سے صرف 44 فیصد کی تشخیص اور علاج ممکن ہوا۔

'پٹاخے نہ جلائیں بات ہندو-مسلم کی نہیں سانسوں کی ہے'، کیجریوال کی عوام سے اپیل

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) یکی ملک کی راجدھانی دہلی میں ہوا کا معیار بہت خراب ہے۔ فضائی آلودگی کے پیش نظر اس مرتبہ بھی دہلی حکومت نے دیوالی میں پٹاخہ جلانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کچھ لوگ اس فیصلے کو ہندو مخالف قرار دے رہے ہیں۔ اس درمیان دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اور عاپ کنوینز اروند کیجریوال نے عوام سے اپیل کی ہے کہ روشنی کے اس تہوار میں وہ پٹاخے نہیں، دیے جلائیں۔ کیجریوال نے عوام سے اپنی اپیل میں کہا کہ "سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کا بھی کہنا ہے کہ دیوالی پر پٹاخہ نہیں، دیے جلائیں۔ یہ روشنی کا تہوار ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم کسی پر احسان کر رہے ہیں۔ جو بھی آلودگی ہوگی، اس کا خمیازہ ہمارے بچوں کو بھگتنا پڑے گا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "اس میں کوئی ہندو-مسلم کی بات نہیں ہے، سبھی کی سانسیں ضروری ہیں،

سبھی کی زندگی ضروری ہے۔" اس موقع پر کیجریوال نے ایم سی ڈی اور دہلی حکومت کی تعریف بھی کی۔ انھوں نے کہا کہ "صفائی ملازمین کے لیے ایم سی ڈی اور میئر نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ 18 سالوں سے کسی بھی ملازم کو وقت پر تنخواہ نہیں ملتی تھی۔ دھرنا و مظاہرہ کرنا پڑتا تھا۔ سارا پیسہ بدعنوانی کی بھینٹ چڑھ جاتا تھا۔ لیکن گزشتہ دو سالوں سے ہماری حکومت ہے۔ وقت پر تنخواہ ملتی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "اس ماہ 7 نومبر کو تنخواہ ملنی تھی، لیکن 64 ہزار ملازمین کے اکاؤنٹ میں تنخواہ اور بونس بھیج دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر تقریباً 23 کروڑ روپے کا بونس دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ایماندار حکومت کا انتخاب کیا ہے، اس لیے ایسا ممکن ہو رہا ہے۔ سبھی ملازمین کو مبارکباد۔ یہ ایم سی ڈی کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے۔"

ڈیجیٹل اریسٹ اور سائبر فراڈ کے بڑھتے واقعات، وزارت داخلہ کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کا قیام

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) ہندوستان میں بڑھتے ہوئے سائبر جرائم اور ڈیجیٹل اریسٹ کے واقعات کو قابو کرنے کے لیے وزارت داخلہ (ایم ایچ اے) نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے، جس کی نگرانی وزارت داخلہ کے داخلی سکیورٹی سکریٹری کریں گے۔ یہ اقدام وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے 'من کی بات' کے 115 ویں ایپی سوڈ میں شہریوں کو دی گئی ہدایات کے بعد اٹھایا گیا ہے، جس میں انہوں نے ڈیجیٹل فراڈ سے بچنے کے لیے 'رکیں، سوچیں، اور ایکشن لیں' کا پیغام دیا تھا۔ وزیر اعظم کی نصیحت کے بعد وزارت داخلہ نے فوری طور پر ڈیجیٹل گرفتاری اور سائبر فراڈ کے بڑھتے واقعات کے سدباب کے لیے ایک کمیٹی قائم کی۔ ذرائع کے مطابق کمیٹی ڈیجیٹل گرفتاری کے واقعات پر فوری کارروائی کرے گی اور ملک بھر میں خصوصی مہمات چلانے کا بھی ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان واقعات پر مکمل قابو پایا جا سکے۔ اس سلسلے میں ایم ایچ اے کے 14 سی ونگ نے تمام ریاستوں کی پولیس کے ساتھ بھی رابطہ کیا ہے اور ہر کیس کی فرداً فرداً نگرانی کا عمل شروع کر دیا ہے۔

کانگریس کو پارٹی چھوڑنے والوں کے لیے مؤثر رہنما اصول وضع کرنے کی ضرورت

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) دہلی لے سیلم پور کے سابق کونسلر زبیر احمد اپنی اہلیہ، جو موجودہ کونسلر ہیں، کے ہمراہ کانگریس پارٹی چھوڑ کر عام آدمی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ کہا جا رہا ہے کہ سابق رکن اسمبلی چودھری متین کے فرزند زبیر احمد کو عام آدمی پارٹی اسی حلقے سے امیدوار نامزد کرے گی جہاں سے گزشتہ دس سال سے عام آدمی پارٹی ان کے والد کو ہراتی رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، وہاں سے عام آدمی پارٹی کے موجودہ رکن اسمبلی عبدالرحمن کی ساکھ متاثر ہوئی ہے اور پارٹی انہیں آئندہ انتخابات میں ٹکٹ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی، اس لیے زبیر احمد کو پارٹی میں شامل کیا گیا ہے۔ چودھری متین، جو 1993 سے 2015 تک سیلم پور اسمبلی حلقہ کی نمائندگی کرتے رہے اور تقریباً 17 سال تک کانگریس کے نمائندہ رہے، ابھی بھی کانگریس کا حصہ ہیں۔ یعنی باپ اور بیٹے دونوں اس وقت علاقے میں دو مختلف سیاسی پارٹیوں میں شامل ہیں، اور کب تک برقرار رہتے ہیں یہ تو وہی بہتر جانتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عام آدمی پارٹی میں شمولیت سے ایک دن قبل زبیر احمد اور ان کے والد کانگریس کی ایک پریس کانفرنس میں شامل تھے، جس میں کانگریس نے 'دہلی نیائے یاترا' کا اعلان کیا تھا۔ سیاست میں نظریات کے فقدان کی بات کرتے ہوئے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جس طرح لوگ اپنے مفاد کے لیے نوکریاں اور کاروبار تبدیل کرتے ہیں، ویسے ہی سیاست دان بھی اپنے مفاد میں پارٹیاں بدل لیتے ہیں۔ کچھ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ پہلے ہتھیاروں کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کیا جاتا تھا اور آج اس کی جگہ ووٹوں نے لے لی ہے، اسی لئے اسے نوکری کی تبدیلی سے تعبیر کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب اقتدار ہی سب کچھ ہے۔ کانگریس نے دہلی میں پندرہ سال حکومت کی ہے، مگر 2015 کے بعد سے کوئی بھی نمائندہ اسمبلی میں نہیں رہا۔ اس عرصے میں کئی سیاست دانوں نے اپنی وفاداریاں تبدیل کیں؛ کچھ بی جے پی میں شامل ہو گئے اور کچھ عام آدمی پارٹی میں۔ اس سخت دور میں بھی چودھری متین نے دو مرتبہ کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا، مگر دونوں مرتبہ عام آدمی پارٹی کے امیدوار سے شکست کھائی۔ اس کے باوجود انہوں نے پارٹی نہیں چھوڑی اور اس خراب دور میں بھی پہلے ان کے فرزند زبیر احمد اور پھر ان کی بہو کانگریس کی کونسلر بنیں۔ تاہم، چودھری متین اور ان کے فرزند کو شاید یہ احساس ہوا کہ وہ اس مرتبہ کامیاب نہیں ہو سکتے، اس لیے زبیر احمد نے پارٹی بدل لی۔ گزشتہ دس سالوں سے ملک کی اقلیتیں اس بات سے پریشان ہیں کہ ان کا حکومت میں کسی قسم کا کردار نہیں ہے، مگر وہ اپنی جدوجہد میں مصروف ہیں اور شاید یہی ان کی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ ہندوستانی سماج کی زندہ سوچ برقرار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ملک کے بیشتر رہنماؤں نے یا تو حکومت کے ساتھ ہاتھ ملا لیا ہے یا حکومت جیسی حرکات اختیار کر لی ہیں، مگر ایسے وقت میں راہل گاندھی واحد رہنما کے طور پر سامنے آئے ہیں جنہوں نے اقلیتوں پر ہونے والے مظالم اور ملک میں ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائی۔ ایسے میں ان کے نظریات کے حامی لوگوں نے مشکلات کے باوجود ان کا ساتھ دیا، جب کہ کچھ افراد اقتدار کی ہوس میں اپنی وفاداریاں تبدیل کرتے رہے۔ کانگریس کو چاہیے کہ وہ ایک اصول وضع کرے کہ جو افراد اقتدار کی ہوس میں وفاداریاں تبدیل کرتے ہیں، انہیں پارٹی چھوڑنے کے بعد دوبارہ واپسی پر پارٹی کے کسی بھی اہم عہدے یا انتخاب میں نمائندگی کا موقع نہ دیا جائے۔ کانگریس کو ایک کولنگ پیریڈ رکھنا چاہیے، یعنی اگلے انتخابات تک پارٹی میں واپس آنے والے کو ٹکٹ نہیں دینا چاہیے اور ان افراد کے خون کے رشتے دار، اگر کانگریس میں ہوں، تو انہیں بھی کسی اہم عہدے یا میٹنگ میں شامل نہ کیا جائے۔ اس طرح کا اصول بنانا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ پارٹی سے جانے والے اس فیصلے کے نتائج کا سامنا کرنے سے خوفزدہ ہوں اور وفادار کانگریسی کارکنوں کو انعام و ستائش بھی مل سکے۔

مسجد نبوی کے صحنوں میں بچوں کے لیے سنٹر کا قیام 65 ممالک کے بچوں کو خدمت فراہم

مدینہ منورہ: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) صدارت عامہ برائے امور حرمین شریفین نے مسجد نبوی کے صحنوں میں بچوں کے لیے چلڈرن ہاسپٹلٹی سنٹر قائم کیا ہے جس کا مقصد زائرین کو بہتر تجربہ فراہم کرنا اور انہیں عبادت کے دوران ذہنی سکون مہیا کرنا ہے۔ اس مرکز کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بچوں کو خصوصی عملے کی نگرانی میں محفوظ اور دوستانہ ماحول فراہم کرتا ہے، جہاں بچے اپنی ضروریات کے مطابق سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ چلڈرن ہاسپٹلٹی سنٹر میں بچوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی اور تفریحی سرگرمیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ پروگرام بچوں کی علمی اور جسمانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور اس کے علاوہ ان کی حسی صلاحیتوں کو بھی بہتر بناتے ہیں۔ یہ منفرد خدمات بچوں کے لیے ایک شاندار تجربہ پیش کرتی ہیں جس میں انہیں نئی چیزیں سیکھنے اور مثبت سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ یہ مرکز روزانہ صبح 5 بجے سے رات 11 بجے تک کھلا رہتا ہے اور مسجد نبوی کے شمال مشرقی جانب چوک نمبر 339-340 سے بیرونی راستے کے قریب واقع ہے۔ یہ مقام زائرین کے لیے آسان رسائی فراہم کرتا ہے جس سے والدین کو اپنے بچوں کو مرکز میں بھیج کر خود کو عبادت کے لیے آزادانہ ماحول میسر ہوتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، 22 اگست 2024 سے 27 اکتوبر 2024 تک 377,6 بچوں نے اس مرکز کی خدمات سے استفادہ کیا ہے۔ یہ بچے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کی تعداد 65 مختلف ممالک پر مشتمل ہے، جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ مرکز مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے زائرین کے بچوں کے لیے بھی یکساں خدمات فراہم کر رہا ہے۔ یہ منفرد خدمات صدارت عامہ کی جانب سے مسجد نبوی میں فراہم کردہ اعلیٰ معیار کی خدمات کا حصہ ہیں جو زائرین کو بہترین تجربہ فراہم کرنے کے لیے کی جا رہی ہیں۔ اس کا مقصد زائرین کو مسجد نبوی کے پرسکون ماحول میں عبادت کا موقع فراہم کرنا اور بچوں کو محفوظ و دوستانہ ماحول میں مختلف سرگرمیوں میں مصروف رکھنا ہے۔ اس مرکز کی مقبولیت اور بچوں کی بڑی تعداد میں شرکت ظاہر کرتی ہے کہ یہ خدمات زائرین کے لیے بہت مفید ثابت ہو رہی ہیں، اور یہ اقدام مسجد نبوی میں فراہم کردہ مجموعی خدمات کے معیار کو مزید بلند کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

مویشیوں کی مردم شماری: زور و شور سے چل رہی بھیڑ-بکریوں کی گنتی، تکمیل کے لیے 5 ماہ کا ہدف

نئی دہلی: 30/ اکتوبر (ایجنسیز) ملک میں جہاں انسانوں کی مردم شماری کو لے کر سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں، وہیں اب ملک میں گائے، بھینس، بھیڑ، بکری جیسے مویشیوں کی گنتی بھی شروع ہو چکی ہے۔ مرکزی حکومت نے 5 ماہ میں اس کام کو مکمل کرنے کا ہدف رکھا ہے۔ ساتھ ہی اس کام کی تکمیل کے لئے حکومت نے بہت بڑا بجٹ بھی مختص کر رکھا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مویشیوں کی گنتی کا یہ عمل پہلی بار ہو رہا ہے۔ اس سے قبل بھی 20 دفع حکومت مویشیوں کی مردم شماری کرا چکی ہے۔ مرکزی وزیر راجیو رنجن نے حال ہی میں مویشیوں کی 21 ویں مردم شماری کی شروعات کی ہے۔ اس کام کی تکمیل فروری 2025 تک یعنی صرف 5 ماہ کے اندر کرنی ہے۔ مرکزی وزیر نے اس مردم شماری کو شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے بڑے پیمانے پر لوگوں کو روزگار ملنے کی بھی امید ہے۔ حکومت نے مویشیوں کی 21 ویں مردم شماری کے لئے 200 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔ اس فنڈ کو خرچ کر کے حکومت کو مویشیوں کا جو ڈیٹا ملے گا، اس سے حکومت کو مویشیوں کی تعداد، صحت اور دیگر باتوں کے بارے میں درست معلومات حاصل ہوگی۔ ساتھ ہی اس سے حکومت کو مویشیوں کی صحت اور مویشی پروری کے شعبہ میں اچھی ترقی حاصل کرنے کے لئے مناسب اعداد و شمار حاصل ہوں گے۔ ماہی پروری، حیوانات اور دودھ کے وزیر راجیو رنجن نے گزشتہ دنوں 5.2 کروڑ ڈالر (تقریباً 211 کروڑ روپے) کا 'پینڈمک فنڈ پروجیکٹ' بھی لانچ کیا ہے۔ یہ فنڈ مویشیوں کے درمیان پھیلنے والی وبا سے ان کے تحفظ اور حفظان صحت کو یقینی بنائے رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ مویشیوں کی اس مردم شماری کے دوران حکومت 16 نسلوں کے جانوروں کی 219 مقامی نسل کی گنتی کرے گی۔ اس میں گائے، بھینس سے لے کر بھیڑ، بکری اور مرغیوں تک کی الگ الگ نوع اور نسل کی گنتی کی جائے گی۔ ساتھ ہی سرکار غلہ بانی کا کام کرنے والوں کا ڈیٹا بھی الگ سے جمع کرے گی، تاکہ اس کمیونٹی کے لئے واضح پالیسیاں بنائی جائیں۔ مویشیوں کی اس 21 ویں مردم شماری کا کام کُل ہند سطح پر کیا جائے گا۔ اس سے فیلڈ لیول پر ڈیٹا جمع کرنے کے لئے کئی مقامی روزگار پیدا ہوں گے۔ ان کی تعداد قریب 1 لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ ان میں زیادہ تر مویشیوں کے ڈاکٹرس یا پیرا ویٹری ڈاکٹرس کو ہی ملازمت پر رکھے جانے کی امید ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مویشیوں کی گنتی ہر 5 سال میں ایک بار کی جاتی ہے۔ اس مردم شماری کی شروعات 20-1919 میں ہوئی تھی۔ مویشیوں کی آخری یعنی 20 ویں مردم شماری 2019 میں ملکی سطح پر کی گئی تھی۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

امریکی صدارتی انتخاب 2024:

وہ امریکی ریاست جہاں مشرق وسطیٰ کی جنگ نتیجے کا فیصلہ کر سکتی ہے

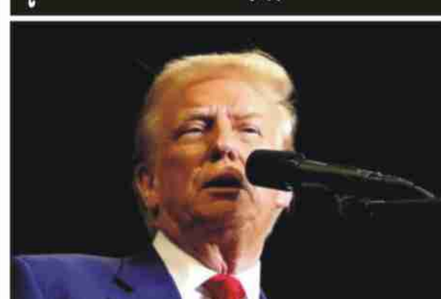

رافد جبوری

امریکہ میں صدارتی انتخاب کی گہما گہمی اپنے عروج پر ہے، متعدد سروے اور پولز کے مطابق ڈیموکریٹک امیدوار کملا ہیرس اپنے حریف ڈونلڈ ٹرمپ سے آگے دکھائی دیتی ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ریپبلکن امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ کے جیتنے کا امکان نہیں۔ دراصل امریکی الیکشن کا طریقہ کار کافی منفرد ہے۔ امریکی انتخابی نظام یا الیکٹورل سسٹم مجموعی ووٹوں کی تعداد کی بجائے الیکٹورل کالج سسٹم پر منحصر ہے جس میں کل 538 ووٹ ہیں جنھیں تمام ریاستوں میں ان کی آبادی کے تناسب سے بانٹا گیا ہے۔ امریکی ریاست مشیگن کے الیکٹورل کالج میں 15 ووٹ ہیں اور یہاں عرب نژاد امریکیوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ بی بی سی کی ٹیم نے مشیگن کا رخ کیا تا کہ یہ جان سکیں کہ عرب نژاد امریکی شہری کس امیدوار کو ووٹ دینے کا سوچ رہے ہیں۔ مشیگن میں مقیم عربوں کی تعداد لاکھوں میں ہوگی لیکن ان کے رجحانات کی شناخت کرنا آسان نہیں۔ نیشنل عرب امریکن فریم ورک کی ڈائریکٹر ریما مروہ بتاتی ہیں کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ امریکی مردم شماری کے نظام میں عربوں کو دوسری قوموں کی طرح الگ نسل کے طور پر نہیں گنا جاتا۔ ان کا کہنا ہے کہ اندازوں کے مطابق عرب ووٹرز کی تعداد تین لاکھ سے کم نہیں۔ مشیگن میں کل ووٹرز کی تعداد 60 لاکھ کے قریب ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو عرب ووٹرز کی تعداد اتنی نہیں لگتی لیکن پچھلے دو الیکشن پر نظر دوڑائی جائے تو پتا چلتا ہے یہاں چند ہزار ووٹ بھی کسی امیدوار کے مقدر کا فیصلہ کرنے کے لیے کافی ہیں۔ 2016 کے انتخابات میں ڈونلڈ ٹرمپ نے مشیگن میں 10 ہزار ووٹوں کے فرق سے ہیلری کلنٹن کو شکست دی تھی جبکہ 2020 میں جو بائیڈن یہاں تقریباً ایک لاکھ ووٹ کے فرق سے ڈونلڈ ٹرمپ سے جیتے تھے۔ ماضی میں عرب ووٹرز کسی ایک مسئلے کی بنیاد پر امیدوار کو ووٹ نہیں دیا کرتے تھے مگر غزہ جنگ کے بعد سے ان کا رویہ بدلا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ عرب نژاد امریکی اس بات پر تو متفق ہیں کہ سب سے بڑا مسئلہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگ ہے لیکن کسے ووٹ دینا ہے اس پر وہ منقسم دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ ٹرمپ اس جنگ کو ختم کر پائیں گے جبکہ کچھ کا ماننا ہے کہ ہیرس یہ کام کر سکیں گی۔ عرب نژاد امریکیوں کی ایک بڑی تعداد گرین پارٹی کے جل سٹین کی بھی حامی ہے جو ترقی پسند خیالات اور رجحانات رکھتی ہیں۔ جل سٹین ڈیموکریٹ اور ریپبلکن پارٹیوں کی اسرائیل نواز روایتی امریکی پالیسی پر سخت تنقید کرتی آئی ہیں۔ کملا ہیرس کی مہم اس بات پر مرکوز ہے کہ وہ اور بائیڈن انتظامیہ مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ وہ فلسطینیوں کے تحفظ اور حقِ خودارادیت کے بارے میں بھی بات کرتی آئی ہیں۔ دوسری جانب ڈونلڈ ٹرمپ بھی مشیگن سمیت دیگر ریاستوں میں عرب ووٹرز کو قائل کرنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں، اس بات سے قطع نظر کہ انھوں نے اپنے دورِ صدارت میں عرب اور مسلمان مخالف امیگریشن پالیسی اپنائی تھی اور ان کے اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامن نتن یاہو سے قریبی مراسم ہیں۔ ٹرمپ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے دورِ حکومت میں کوئی جنگ نہیں ہوئی اور اگر وہ برسرِ اقتدار ہوتے تو مشرقِ وسطیٰ اور یوکرین کی جنگیں کبھی نہیں ہوتیں۔ کچھ عرب ووٹرز کا خیال ہے کہ ٹرمپ ڈیموکریٹک پارٹی سے کہیں بہتر معیشت کو چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مسلمان اور عرب نژاد امریکیوں کے ساتھ ٹرمپ کی رابطہ مہم ان کے عرب نژاد داماد مسعود بولوس چلا رہے ہیں۔ مسعود بولوس اور ٹرمپ کی بیٹی ٹفنی کے ہاں پہلے بچے کی پیدائش ہونے والی ہے۔ ٹرمپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ ان کا ہونے والا پوتا آدھا عرب ہوگا۔ سام عباس کا ڈیئربورن میں اپنا ریسٹوران ہیں جہاں کافی عرب شہری آباد ہیں۔ ان کی نظر میں بھی عرب نژاد امریکیوں کا ووٹ متحد نہیں لیکن اس کے باوجود عباس کا کہنا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے شخص کو نہیں جانتے جو کملا ہیرس کو ووٹ دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔ عباس بائیڈن ہیرس انتظامیہ کی پالیسیوں کو مشرق وسطیٰ میں قتل و غارت اور خونریزی کا ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ انھوں نے الیکشن سے قبل یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کسے ووٹ دیں گے۔ ان کے مطابق اس بار کے الیکشن میں عرب امریکیوں کو دیکھنا ہوگا کہ دونوں امیدواروں میں سے کم برا کون ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس بات کا فیصلہ کرنے کے لیے وہ الیکشن کے دن تک کا انتظار کریں گے۔ تقریباً ایک سال سے کچھ عرب اور مسلمان گروہ بائیڈن مخالف مہم چلا رہے ہیں کیونکہ وہ بائیڈن کو غزہ جنگ کا ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ یہ مہم جس میں متعدد مساجد کے امام بھی شامل ہیں، بہت تیزی سے ہیرس مخالف مہم میں تبدیل ہوگئی۔ حسن عبدالسلام اس مہم کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھیں امیدوار کے نام سے مطلب نہیں بلکہ وہ ڈیموکریٹک پارٹی کو مشرق وسطیٰ میں جنگ اور تباہی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ ان کی مہم لوگوں کو جل سٹین کو ووٹ دینے کا کہتی ہے۔ اس کا مطلب ہوگا کہ ہیرس کو وہ ووٹ نہیں ملیں گے جو پچھلی مرتبہ جو بائیڈن کے حق میں ڈیموکریٹس کو ملے تھے۔ عبدالسلام کا کہنا ہے کہ ان کی حکمت عملی ڈیموکریٹک پارٹی پر دباؤ ڈالنا ہے چاہے اس کے نتیجے میں ٹرمپ ہی کیوں نہ جیت جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تب ہی ڈیموکریٹس کو احساس ہو گا کہ انھوں نے عرب اور مسلم امریکیوں کی آوازوں اور ترجیحات کو نظرانداز کر کے غلطی کی ہے۔ سمرا لقمان ڈیموکریٹس کو 'فلسطینیوں کی نسل کشی' کا ذمہ دار ٹھہراتی ہیں۔ وہ عرب یمنی نژاد امریکی ہیں اور ریئل سٹیٹ کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ وہ ایک سیاسی کارکن ہیں جو مشیگن میں عرب نژاد اور مشرق وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے امریکیوں کے علاوہ دیگر مسلم ممالک سے آنے والے تارکین وطن کے ساتھ بھی رابطے میں رہتی ہیں۔ سمرا کہتی ہیں کہ ڈیموکریٹس کے مقابلے میں ٹرمپ کی انتخابی مہم کہیں زیادہ کوششیں کر رہی ہے۔ ان کے مطابق ان کے ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق کے باوجود ٹرمپ مہم کے سینیئر عہدیداروں نے ان سے ذاتی طور پر رابطہ کیا اور ان کی ٹرمپ سے ملاقات کا اہتمام کروایا۔ سمرا کہتی ہیں کہ اس ملاقات کے بعد ٹرمپ کے بارے میں ان کے نقطہ نظر اور موقف میں کافی تبدیلی آئی۔ وہ کہتی ہیں کہ جب ان کی ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات ہوئی تو ٹرمپ نے ان کے جذبات کا اندازہ لگا لیا اور ان کا استقبال یہ کہتے ہوئے کیا کہ 'ہمیں مشرق وسطیٰ میں جنگ کو روکنا ہوگا۔' سمرا کا کہنا ہے کہ ڈیموکریٹ ہونے کے باوجود بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ ٹرمپ کو ووٹ دیں گی۔ ان کا مزید کہنا تھا ان کا اور ان جیسے بہت سے عرب امریکیوں کا ٹرمپ کے لیے ووٹ ڈیموکریٹس کے لیے سزا ہوگی۔ تاہم ان سب کے باوجود ڈیموکریٹک پارٹی ایک بڑی اور بااثر پارٹی ہے جس کی نائن الیون حملوں کے بعد سے عرب اور مسلمان امریکیوں میں مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ مشیگن ڈیموکریٹک کلب کے صدر سمیع خالدی کے خیال میں اس معاملے پر ابھی تک ٹرمپ اور ریپبلکنز کے حق میں فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ خالدی جس کلب کے سربراہ ہیں وہ ملک کی سب سے زیادہ فعال اور جمہوریت نواز تنظیموں میں سے ایک ہے۔ میں ان کے ساتھ وین کاؤنٹی کے ایک پارک میں بیٹھا۔ خالدی کا خیال ہے کہ ڈیموکریٹ پارٹی وہ واحد جماعت ہے جو عرب امریکیوں کو وہ مقام دیتی ہے جس کی انھیں ضرورت ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مشی گن کے ہزاروں ووٹرز نے پارٹی کے پرائمری انتخاب میں ووٹ دیا جس میں صدر جو بائیڈن نے 'نوکمٹمنٹ' کے تحت کامیابی حاصل کی۔ اس کا مطلب ہے کہ ووٹرز صدارتی انتخاب میں جسے چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ خالدی کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ڈیموکریٹک پارٹی نے ڈیٹرائٹ پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سب سے اہم عنصر یہ ہے کہ کملا ہیرس مشرق وسطیٰ میں اپنے رجحانات کے لحاظ سے بائیڈن سے مختلف ہیں اور یہ عرب امریکیوں کے مفاد میں ہے لیکن وہ ان کی پوزیشن سے پوری طرح آگاہ نہیں ہیں اور ڈیموکریٹک پارٹی میں بھی ان ووٹرز سے بات چیت اور رابطوں کے حوالے سے ابھی کام ہو رہا ہے۔ خالدی اس خیال کو مسترد کرتے ہیں کہ ہیرس عربوں کو اپنے اور اپنی پارٹی کے لیے یقینی ووٹ سمجھتی ہیں، یا یہ کہ انھیں ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ان کے کہنا ہے کہ ہیرس ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کر رہی ہیں۔ تاہم وہ اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی اس بار مشیگن میں انتخابی مہم چلانے کی بے مثال کوشش کر رہی ہے۔ جہاں تک جنین یاسین کا تعلق ہے تو وہ ایک فلسطینی نژاد امریکی ہیں جو ڈیئربورن میں ایک ایسے گھر میں رہتی ہیں جو عملی طور پر ایک ایسی جگہ بن گیا ہے جہاں ان کی ڈرائنگز کی نمائش ہوتی ہے جن میں وہ فلسطینیوں کی کہانی بیان کرتی ہیں۔ جنین کا کہنا ہے کہ جب مشرق وسطیٰ میں امریکی پالیسی کی بات آتی ہے تو ٹرمپ اور ہیرس میں کوئی فرق نہیں ہے، یہ پالیسی اسرائیل کی حامی ہے اور بقول ان کے فلسطینیوں کی نسل کشی کی حمایت کرتی ہے۔ لہٰذا انھوں نے پختہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس الیکشن میں کسی کو ووٹ نہیں دیں گی۔ جنین کے خیال میں غزہ کی جنگ امریکی انتخابات میں ایک واحد مسئلہ نہیں یہاں تو کوئی اسقاط حمل کے بارے میں بھی نہیں سوچ سکتا۔ وہ سمجھتی ہیں کہ کسی بھی مسئلے کا کسی دوسرے مسئلے سے تقابل کرنا انسانیت کے نہیں ہے اور ان انتخابات سے کچھ بدلے گا بھی نہیں۔ لیکن جنین نوجوان امریکیوں کے رویّوں میں بڑھتی ہوئی تبدیلی کی وجہ سے کافی پرامید ہیں جو اسرائیل کے لیے امریکی پالیسی کے خلاف ہیں۔

(بی بی سی اُردو)

ہمارے ہیروز سیریز #1

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان

مسیح الملک 1868 وداع 26 دسمبر 1927 حکیم محمد اجمل خان کا نام برصغیر کی تاریخ میں عظیم طبیب، مفکر اور سیاستدان کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کا تعلق دہلی کے ایک معزز اور علم و حکمت سے بھرپور خاندان سے تھا جس نے انہیں علم کی محبت اور انسانیت کی خدمت کے اوصاف سے نوازا۔ حکیم اجمل خان نے اپنی طبی مہارت اور سیاسی بصیرت کے ذریعے برصغیر کی سرزمین پر ایک ایسی تاریخ رقم کی جو آج بھی یادگار ہے، حکیم اجمل خان کی طبی عبقریت کا شمار ان کے عہد کے عظیم طبیبوں اور، ڈاکٹروں میں ہوتا ہے۔ انہیں طب یونانی میں بے پناہ مہارت حاصل تھی اور وہ اس میدان میں تحقیق و جستجو کا ایک روشن مینار بن گئے۔ حکیم صاحب نے یونانی طب کو ایک نئے انداز میں پیش کیا اور روایتی طریقہ علاج میں وہ تبدیلیاں کیں جو جدید دور میں بھی کارآمد ہیں حکیم صاحب نے یونانی، اسلامی آیورویدک، عربی اور طب نبوی کا بہترین امتزاج قائم کیا جسکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے سب سے پہلے ریسرچ سے یہ اے ثابت کیا کہ ڈپریشن اور بلڈ پریشر کا علاج جڑی بوٹیوں سے کیا جا سکتا ہے خاص طور پر انکی دریافت جو Rauwolfia serpentina سے ہوی بڑی landmark تھی اسکو فارماکولوجی میں Ajmaline کہا جاتا ہے انکے۔ نام کی مناسبت سے۔ انہوں نے "آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج" دہلی میں قائم کیا، جہاں طب یونانی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ ادارہ آج بھی ان کی طبی خدمات کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ حکیم اجمل خان کی طبابت میں genius عبقریت ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے علاج کے طریقوں نے نہ صرف لوگوں کو شفا بخشی بلکہ ان کے طریقہ علاج میں ایسی سادگی اور قدرتی جڑی بوٹیوں کا استعمال تھا جو عام لوگوں کے لئے بھی قابل رسائی تھا۔ ان کی تحقیق اور تشخیص کی صلاحیتیں بے مثل تھیں، اسی وجہ سے انہیں "مسلمانوں کا بقراط" اور انسانیت کا مسیحا کہا گیا۔ انہوں نے دیسی جڑی بوٹیوں کے استعمال کو فروغ دیا اور کئی ایسی بیماریوں کے علاج دریافت کئے جو آج بھی طب یونانی میں اہمیت رکھتے ہیں۔

سیاسی بصیرت اور وتنری:

حکیم اجمل خان نہ صرف ایک عظیم طبیب تھے بلکہ ان کی سیاسی بصیرت بھی ان کے ہم عصر سیاستدانوں میں نمایاں مقام رکھتی تھی۔ انہوں نے آزادی کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور انگریزوں کے خلاف تحریک خلافت اور جمعیت علمائے ہند کے پلیٹ فارم سے ایک موثر کردار ادا کیا۔ ان کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے انتھک محنت کی اور اس سلسلے میں گاندھی جی کے ساتھ شانہ بشانہ کام کیا۔ وہ قومی اتحاد اور آزادی کے لئے متحدہ جدوجہد پر یقین رکھتے تھے اور اسی وجہ سے کانگریس کے کے صدر اور مرکزی رہنما بھی رہے۔ حکیم اجمل خان کی سیاسی بصارت کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے برصغیر کے مختلف طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کی اور اپنی علمی و فکری قوت کے ذریعے ایک متحد قوم کی بنیاد رکھی۔ ان کے سیاسی نظریات نے نہ صرف مسلمان قوم کو جگایا بلکہ دیگر طبقات کو بھی بیدار کیا اور انہیں آزادی کے سفر پر گامزن کیا۔

ادبی خدمات:

حکیم اجمل خان نے ادب میں بھی اپنا نام پیدا کیا۔ ان کی تحریروں میں علم، حکمت اور انسانیت کی خدمت کی خوشبو شامل تھی۔ انہوں نے عوام کو صحت اور سماجی مسائل کے بارے میں آگاہی دی اور اپنے مضامین اور کتب کے ذریعے طب کے پیچیدہ موضوعات کو عام فہم انداز میں پیش کیا۔ ان کی یہ خدمات انہیں ایک عظیم عالم اور مصلح کے طور پر یادگار بناتی ہیں۔ حکیم اجمل خان کا انتقال 29 دسمبر 1927 کو ہوا۔ ان کی وفات سے برصغیر نے ایک ایسا رہنما کھو دیا جو انسانیت کے لئے دل کی گہرائیوں سے محبت رکھتا تھا۔ ان کی زندگی کی خدمات، طبی میدان میں بہت ہی اہم ہیں اللہ سبحانہ تعالی انکو اجر عظیم اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائیں آمین اور مسلمان طب کے میدان میں آگے بڑھیں اور ترقی کریں۔ آمین ثم آمین

آپ کا مخلص اور خادم طب یونانی
(میری دادی ماں آمنہ خاتون رح حکیم تھیں)
محمد قطب الدین ابو شجاع
ایم ڈی پی ایچ ڈی شکاگو، امریکہ ۔

ناندیڑ ساؤتھ: ایک سبق آموز انتخابی تجربہ

جو رات میں لٹے نہ تھے وہ دوپہر میں لٹ گئے

تحریر: ایس ایم صمیم، ناندیڑ
موبائل: 9960942261

الیکشن 2019 کے تناظر میں، ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم پچھلے انتخابات سے سبق حاصل کریں۔ بحیثیت مسلم، ایک عالمگیر قوم ہونے کے ناطے، ہمیں نئے تجربات کرنا اور نئی حکمت عملیوں کے ساتھ اپنے کھوئے ہوئے مقام کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہماری قومی اور اجتماعی غیرت کا تقاضہ ہے۔

ناندیڑ ساؤتھ ایک نظر میں:

ناندیڑ ساؤتھ کے گزشتہ اسمبلی انتخابات میں جو تجربات ہوئے، ان پر غور کرنا بہت اہم ہے۔ اس حلقہ اسمبلی میں بی جے پی کے مدمقابل تین سیکولر نظریات کے امیدوار میدان میں تھے۔ نمبر ایک کانگریس کے امیدوار تھے جنہوں نے تقریباً 25,000 ہندو ووٹ حاصل کیے، جن میں مراٹھا، OBC، دلت اور دیگر شامل تھے اور 20 سے 000,21 ہزار مسلم ووٹ لے کر کل 46,000 ووٹ حاصل کیے اور رکن اسمبلی بن گئے۔

دوسرے امیدوار، ونچت بہوجن آگھاڑی کے تھے جنہوں نے 14 سے 16,000 دلت ووٹ اور 11 سے 13,000 مسلم ووٹ کل ملا کر تقریباً 27,000 ووٹ حاصل کر کے دلت مسلم اتحاد کا ایک نیا تجربہ کیا تھا۔ تیسری جانب، آل انڈیا مجلسِ اتحاد المسلمین کے امیدوار تھے جنہوں نے خالص مسلمانوں کے 20,000 ووٹ حاصل کیے۔ ان تمام اعداد و شمار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محض مسلم ووٹوں کی بنیاد پر کامیابی حاصل کرنا ممکن نہیں، بلکہ اس میں دلت یا مراٹھا ووٹ کا شامل ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔

ووٹوں کی تقسیم کا اثر:

پچھلے انتخابات میں مسلمانوں کا ووٹ تین مختلف جماعتوں یعنی کانگریس، VBA اور ایم آئی ایم میں تقسیم ہوا۔ اس تقسیم نے نہ صرف ہماری سیاسی طاقت کو کمزور کیا بلکہ ہمارے موقف اور سیاسی وزن کو بھی متاثر کیا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ونچت کے امیدوار کے 27,000 ووٹ اور ایم آئی ایم کے امیدوار کے 20,000 ووٹ کو جمع کیا جائے تو یہ کُل 47,000 بنتے ہیں، جب کہ کانگریس کا اُمیدوار صرف 46,000 ووٹ پر رُکن اسمبلی MLA بن کر ہم پر حکومت کر رہا ہے۔

صحیح وقت پر صحیح حکمت عملی:

کانگریس کے غیر مسلم سیکولرزم کو لے کر مسلمانوں کی نسبت اتنا سنجیدہ نہیں ہے جتنے کے مسلمان۔ بعض اوقات، مسلمانوں کا ووٹ خوف و ہراس یا ذہنی غلامی کے تحت کانگریس کی طرف چلا جاتا ہے، جبکہ کانگریس کا ہندو ووٹ بی جے پی اور کانگریس میں منتشر ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، کانگریس ہندو سیکولر ووٹ کو بیلنس نہیں کر پاتی اور پھر وہی ہوتا ہے جس کا ڈر مسلمانوں کو ہوتا ہے

یہ صورتحال ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہمیں صحیح وقت پر صحیح حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ بصورت دیگر، ہم ہمیشہ ایک ایسی صورتحال کا شکار رہیں گے جس میں ہم اپنی ہی طاقت کو کمزور کرتے رہیں گے۔
فیض احمد فیض نے صحیح کہا تھا کہ

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم، حق بات پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس ان کی سزا ہے

یہ الفاظ ہمیں یہ یاد دلاتے ہیں کہ اگر قوم حق بات پر یکجا نہیں ہوتی تو ان کا حاکم ہی ان کی سزا بن جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طاقت کو پہچاننا ہوگا اور ایک مؤثر سیاسی حکمت عملی کے تحت آگے بڑھنا ہوگا۔
ناندیڑ ساؤتھ کے گزشتہ اسمبلی انتخاب ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اگر ہم جذبات کو کنٹرول کرتے ہوئے، ہوش و حواس میں رہتے ہوئے ایک اچھا لائحہ عمل اپنائیں تو ان شاء اللہ، اگلا رکن اسمبلی ہمارا یعنی مسلم ہوگا۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنی غلطیوں سے سیکھیں اور متحد ہو کر آگے بڑھیں۔
اس انتخابی تجزیے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کامیابی صرف ووٹوں کی تعداد میں نہیں، بلکہ ہماری حکمت عملی اور اتحاد میں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی شناخت اور طاقت کو سمجھیں اور اپنی قوم کے بہتر مستقبل کے لئے ٹھوس اقدامات کریں۔ اگر ہم نے عقل مندی سے کام لیا تو کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔

حزب اللہ کے نئے سربراہ نعیم قاسم: سکول ٹیچر سے عسکری تنظیم کی قیادت تک

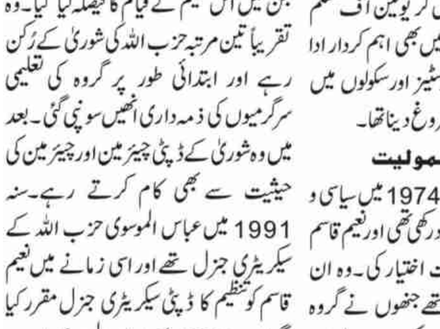

حزب اللہ نے اپنے ڈپٹی سیکریٹری جنرل نعیم قاسم کو لبنانی عسکری تنظیم کا نیا سربراہ مقرر کر دیا ہے۔ حزب اللہ کے سابق سربراہ حسن نصر اللہ گذشتہ مہینے جنوبی بیروت میں اسرائیلی حملے میں تنظیم کے دیگر سینیئر اراکین کے ساتھ مارے گئے تھے۔ نعیم قاسم حزب اللہ کے اُن چند سینیئر رہنماؤں میں سے ایک ہیں جو اسرائیلی حملوں میں محفوظ رہے ہیں۔ ستمبر کی 27 تاریخ کو حسن نصر اللہ کی موت کے تین دن بعد نعیم قاسم نے ایک ویڈیو بیان میں کہا تھا کہ ان کی تنظیم جلد ہی نیا سربراہ منتخب کر لے گی اور فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کے لیے اسرائیل کے خلاف لڑائی جاری رکھے گی۔ حزب اللہ کے اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق کسی بھی سیاسی اور سکیورٹی ایمرجنسی کے نتیجے میں ڈپٹی سیکریٹری جنرل تنظیم کے سیکریٹری جنرل کے نمائندے کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ تنظیم کے سیکریٹری جنرل کی موت کی صورت میں حزب اللہ کی شوریٰ ایک اجلاس منعقد کر کے تنظیم کا نیا سربراہ منتخب کرتی ہے۔ نیا سربراہ مقرر نہ ہونے تک ڈپٹی سیکریٹری جنرل بطور سیکریٹری جنرل خدمات سرانجام دیتا ہے۔

نعیم قاسم کون ہیں؟

حزب اللہ کے نئے سربراہ کو پورا نام محمد نعیم قاسم ہے اور وہ فروری 1953 میں لبنان کے دارالحکومت بیروت میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ انھوں نے دینی تعلیم لبنان کے جید شیعہ علما سے حاصل کی تھی اور اس کے علاوہ انھوں نے سنہ 1977 میں ایک لبنانی یونیورسٹی سے کیمسٹری میں ماسٹرز کی ڈگری بھی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد انھوں نے تقریباً چھ برس تک سیکنڈری سکول میں بطور ٹیچر کام کیا اور اس کے علاوہ انھوں نے لبنان کی وزارتِ تعلیم سے منسلک ٹیچرز کالج سے بھی درس و تدریس کی تربیت حاصل کی۔ بی بی سی عربی کے مطابق نعیم قاسم کم عمری سے ہی مساجد میں بچوں کو ہفتہ وار پڑھاتے تھے اور انھوں نے یونیورسٹی میں اپنے ہم جماعت طالب علموں کے ساتھ مل کر یونین آف مسلم سٹوڈنٹس کی بنیاد رکھنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان کا مقصد یونیورسٹیز اور سکولوں میں طلبہ میں مذہبی خیالات کو فروغ دینا تھا۔

امل میں شمولیت

امام موسیٰ الصدر نے سنہ 1974 میں سیاسی و عسکری تنظیم 'امل' کی بنیاد رکھی تھی اور نعیم قاسم نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی۔ وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنھوں نے گروہ کے پہلے اجلاس میں شرکت کی اور اسے لبنان کے دوسرے علاقوں تک پھیلایا۔ نعیم قاسم امل میں ترقی پاتے پاتے ایسے عہدے پر فائز ہوئے جہاں انھیں کلچر اور نظریات پھیلانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب امل کے سربراہ امام موسیٰ الصدر لیبیا میں لاپتہ ہو گئے تھے اور حسین الحسینی سنہ 1978 میں تنظیم کے نئے سربراہ بن گئے تھے۔ تاہم سنہ 1979 میں ایران میں انقلاب کے بعد نعیم قاسم نے امل سے استعفیٰ دے دیا اور بیروت کی مساجد میں مذہبی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ تقریباً دو دہائیوں تک وہ لبنان بھر میں 'تبلیغی' سرگرمیوں میں فعل رہے اور بیروت میں مختلف مذہبی مقامات پر مذہبی لیکچرز دیتے رہے۔ نعیم قاسم المصطفیٰ سکولوں کی چھ شاخوں کے ڈائریکٹر جنرل بھی رہے۔ ان سکولوں میں لبنان کا سرکاری اور اسلامی نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ حزب اللہ کے نئے سربراہ ماضی میں ان کمیٹیوں میں بھی کافی متحرک رہے جو ایران میں انقلاب کے بعد بنائی گئی تھیں اور آیت اللہ خمینی کی حامی تھیں۔ یہ کمیٹیاں نہ صرف مارچ منعقد کرتی تھیں بلکہ ان کی جانب سے انقلاب ایران کی حمایت میں لیکچرز بھی دیے جاتے تھے۔

حزب اللہ کا قیام

سنہ 1982 میں حزب اللہ کا قیام عمل میں آیا اور نعیم قاسم ان تمام اجلاسوں میں شامل تھے جن میں اس تنظیم کے قیام کا فیصلہ لیا گیا۔ وہ تقریباً تین مرتبہ حزب اللہ کی شوریٰ کے رُکن رہے اور ابتدائی طور پر گروہ کی تعلیمی سرگرمیوں کی ذمہ داری انھیں سونپی گئی۔ بعد میں وہ شوریٰ کے ڈپٹی چیئرمین اور چیئرمین کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔ سنہ 1991 میں عباس الموسوی حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل تھے اور اسی زمانے میں نعیم قاسم کو تنظیم کا ڈپٹی سیکریٹری جنرل مقرر کیا گیا۔ سنہ 1992 میں عباس الموسوی مارے گئے اور حسن نصر اللہ حزب اللہ کے نئے سربراہ مقرر ہوئے تاہم نعیم قاسم کو کبھی ڈپٹی سیکریٹری جنرل کے عہدے سے نہیں ہٹایا گیا۔ نعیم قاسم حزب اللہ کے سیاسی ونگ کی سربراہی بھی کرتے ہیں اور پارلیمانی امور بھی ان کے زیرِ سایہ ہی چلتے ہیں۔ نعیم قاسم ہمیشہ سے ہی حزب اللہ کے ان رہنماؤں میں رہے ہیں جو سیاسی سرگرمیوں، میڈیا اور صحافیوں سے میل جول اور مذہبی لیکچرز میں آگے آگے رہے ہیں۔ حزب اللہ کے نئے سربراہ متعدد کتابیں بھی لکھ چکے ہیں اور ان میں سے ایک کتاب کا نام 'حزب اللہ' ہے جسے پڑھ کر حزب اللہ کے مقاصد، تاریخ اور سیاسی سوچ کا پتا چلتا ہے۔ گذشتہ تقریباً 35 برس تک نعیم قاسم کا حسن نصر اللہ سے براہِ راست تعلق رہا ہے۔ وہ حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان تمام لڑائیوں کے دوران تنظیم میں انتہائی متحرک بھی رہے ہیں۔ حزب اللہ پر متعدد بار اسرائیل کے خلاف بم حملوں کا الزام لگ چکا ہے اور امریکہ اور دیگر ممالک نے اسے 'دہشتگرد' تنظیم قرار دے رکھا ہے۔

جبری گمشدگیوں کے درمیان بی وائی سی نے دالبندین میں ایک اور پرامن احتجاج کیا

بلوچستان۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) نے بلوچستان کے ضلع چاغی کے شہر دالبندین میں پاکستانی مسلح افواج کے ہاتھوں جاری جبری گمشدگیوں اور تشدد کے خلاف ایک اور احتجاج کیا۔ احتجاجی ریلی عرب مسجد سے شروع ہو کر دالبندین پریس کلب پر اختتام پذیر ہوئی۔ قبل ازیں، بی وائی سی نے عوام سے احتجاج میں شامل ہونے کی اپیل کی اور اس کے بدلے میں بڑی تعداد میں مقامی لوگوں نے احتجاجی ریلی میں شرکت کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا، "ریلی، جو عرب مسجد سے شروع ہوئی اور دالبندین پریس کلب پر ختم ہوئی، میں مقامی کمیونٹی کی جانب سے نمایاں ٹرن آؤٹ دیکھا گیا۔" حکومت کے خلاف مظاہروں کے باعث شہر میں انٹرنیٹ سروس بھی بند کر دی گئی۔ احتجاج کے دوران پولیس نے احتجاج کو روکنے کے لیے پرتشدد طریقوں کا استعمال کیا۔ انہوں نے پرامن مظاہرین کو روکا اور احتجاج کو روکنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے۔ پاکستان کی مسلح افواج کی طرف سے کئی چیلنجوں کے بعد بھی، بی وائی سی مظالم کے خلاف کھڑا رہا اور جبری گمشدگیوں کے خلاف اپنا احتجاج جاری رکھا۔ اتوار کو بلوچستان کے شہر نوشکی میں بھی اسی طرح کی ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی جس میں مظاہرین کی بڑی تعداد نے انصاف اور متاثرین کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا کہ ریلی عین الدین روڈ میر گل خان نصیر لائبریری سے شروع ہو کر نوشکی پریس کلب پر اختتام پذیر ہوئی۔

شاپور جی سکلت: انڈیا کے امیر خاندان میں پیدا ہونے والے سیاستدان، جنھوں نے اپنے نام کے ساتھ 'ٹاٹا' استعمال نہ کیا

چیرن مولان

شاید آپ نے شاپور جی سکلت والا کا نام نہ سنا ہو اور شاید تاریخ کی کتابوں میں بھی ان کا ذکر نمایاں طور پر نہ ملے لیکن ماضی کی کسی بھی اچھی کہانی کی طرح ان کی کہانی بھی دلچسپیوں سے خالی نہیں۔ اس کے لیے اتنا جاننا ہی اپنے آپ میں دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق انڈیا کے سب سے امیر خاندان ٹاٹا سے تھا۔ ہر موڑ پر ایسا لگتا ہے کہ ان کی زندگی جہد مسلسل، مزاحمت اور استقامت سے عبارت تھی۔ انھوں نے نہ تو اپنے امیر کزنز کی طرح اپنے نام کے ساتھ 'ٹاٹا' لگایا اور نہ ہی ان کی دولت میں شراکت داری کی۔ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی کاروباری سلطنتوں میں سے ایک ٹاٹا گروپ کو چلانے کے لیے وہ آگے نہیں آئے بلکہ اس کی بجائے وہ ایک بااثر سیاست دان بنے اور انھوں نے برطانوی پارلیمان میں تاج برطانیہ سے ہندوستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کی۔ یہاں تک کہ ان کا انڈیا کی آزادی میں کلیدی کردار ادا کرنے والے مہاتما گاندھی سے بھی تصادم رہا۔ بہرحال یہاں یہ سوال اپنے آپ میں دلچسپی کا باعث ہے کہ اتنے بڑے تاجر گھرانے میں پیدا ہونے والے سکلت والا نے اپنے رشتہ داروں سے مختلف راستہ کیوں اختیار کیا؟ اور انھوں نے برطانیہ میں پہلے ایشیائی رکن پارلیمنٹ بننے کی راہ کیسے ہموار کی؟ اس کا جواب اتنا ہی پیچیدہ ہے جتنا کہ سکلت والا کے اپنے خاندان کے ساتھ تعلقات۔ سکلت والا کپاس کے تاجر دوراب جی سکلت والا اور جربائی کے بیٹے تھے۔ جربائی جمسیت جی، نوشیرواں جی ٹاٹا کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں جنھوں نے ٹاٹا گروپ کی بنیاد رکھی تھی۔ جب سکلت والا 14 سال کے تھے تو ان کا خاندان بمبئی کے سپلینیڈ ہاؤس میں جربائی کے بھائی (جن کا نام بھی جمسیت جی تھا) اور ان کے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے چلے گئے۔ سکلت والا کے والدین اس وقت الگ ہو گئے جب وہ ابھی نوعمر ہی تھے اور اس طرح چھوٹے جمسیت جی ان کی زندگی کی اہم شخصیت بن گئے۔ سکلت والا کی بیٹی سحری اپنے والد کی سوانح عمری 'دی ففتھ کمانڈمنٹ' میں لکھتی ہیں کہ جمسیت جی ہمیشہ سے ہی شاپور جی کو خاصا پسند کرتے تھے اور انھوں نے بہت کم عمری سے ہی ان میں بڑی صلاحیتوں کے امکانات دیکھے تھے، انھوں نے ان پر بہت زیادہ توجہ دی۔' لیکن جمسیت جی کی سکلت والا سے محبت نے ان کے بڑے بیٹے دوراب جی کو اپنے چھوٹے کزن سے ناراض کر دیا۔ سحری لکھتی ہیں کہ 'بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے مخالف رہے اور ان کا اختلاف کبھی ختم نہیں ہوا' اس کے نتیجے میں دوراب جی خاندانی کاروبار میں سکلت والا کے کردار کو کم کرنے کا باعث بنے اور سکلت والا کو ایک مختلف راستہ چننے پر مجبور کیا۔ لیکن خاندانی چپقلش کے علاوہ سکلت والا 1890 کی دہائی کے آخر میں بمبئی میں آنے والے بوبونک طاعون کی وجہ سے ہونے والی تباہی سے بھی متاثر ہوئے۔ انھوں نے دیکھا کہ کس طرح اس وبا نے غریب اور محنت کش طبقے کو متاثر کیا، جبکہ ان کے خاندان سمیت معاشرے کے اعلیٰ طبقے کے لوگ اس وبا میں نسبتاً محفوظ رہے۔ اس دوران سکلت والا کالج میں تھے اور انھوں نے ایک روسی سائنسدان والڈیمار ہافکائن کے ساتھ مل کر کام کیا۔ ہافکائن کو اپنی انقلابی سیاست کی وجہ سے اپنے ملک سے بھاگنا پڑا تھا۔ ہافکائن نے طاعون سے لڑنے کے لیے ایک ویکسین تیار کی اور سکلت والا گھر گھر جا کر لوگوں کو ٹیکہ لگوانے پر راضی کرتے تھے۔ سحری لکھتی ہیں کہ 'ان دونوں کے نقطہ نظر میں بہت کچھ مشترک تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اصول پسند بوڑھے سائنس دان اور نوجوان ہمدرد طالب علم کے درمیان کے قریبی تعلق نے ضرور شاپور جی کے نظریات کو تشکیل دینے اور ان کو مضبوط کرنے میں مدد کی ہوگی' ایک اور اہم اثر سیلی مارش کے ساتھ ان کا رشتہ تھا۔ سیلی مارش ایک ویٹریس تھیں جن سے انھوں نے سنہ 1907 میں شادی کی۔ سیلی مارش اپنے والدین کے 12 بچوں میں سے چوتھے نمبر پر تھیں۔ انھوں نے کم عمری میں ہی اپنے والد کو کھو دیا۔ مارش کے گھرانے میں زندگی بہت مشکل تھی کیونکہ ہر ایک کو گزارہ کرنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑتی تھی۔ لیکن اچھی بنیاد سے آنے والے سکلت والا ویٹرس سیلی مارش کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی صحبت کے دوران سکلت والا نے سیلی کی زندگی کے ذریعے برطانیہ کے محنت کش طبقے کی مشکلات کو دیکھا اور محسوس کیا۔ سحری لکھتی ہیں کہ ان کے والد پادریوں اور راہباؤں کی بے لوث زندگیوں سے بھی متاثر تھے جن کے تحت انھوں نے اپنے سکول اور کالج کے برسوں میں تعلیم حاصل کی تھی۔ چنانچہ سکلت والا جب سنہ 1905 میں برطانیہ پہنچے تو انھوں نے غریبوں اور پسماندہ لوگوں کی مدد کرنے کے مقصد سے سیاست کے میدان میں اترنے کی ٹھان لی۔ انھوں نے سنہ 1909 میں لیبر پارٹی اور 12 سال بعد کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ وہ ہندوستان اور برطانیہ میں محنت کش طبقے کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ صرف سوشلزم ہی غربت کو ختم کر سکتی ہے اور لوگوں کو حکمرانی میں ان کا حق دے سکتی ہے۔ اس دوران سکلت والا کی تقریروں کو خوب پذیرائی ملی اور وہ جلد ہی ایک مقبول چہرہ بن گئے۔ سنہ 1922 میں وہ پارلیمنٹ کے لیے منتخب ہوئے اور تقریباً سات سال تک رکن پارلیمنٹ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس دوران انھوں نے ہندوستان کی آزادی کی بھرپور وکالت کی۔ ان کے خیالات اتنے سخت تھے کہ کنزرویٹو پارٹی کے ایک برطانوی، ہندوستانی رکن پارلیمنٹ نے انھیں ایک خطرناک 'بنیاد پرست کمیونسٹ' قرار دیا۔ ایک رکن پارلیمنٹ کے طور پر اپنے عہد میں انھوں نے ہندوستان کے دورے بھی کیے، جہاں انھوں نے محنت کش طبقے اور نوجوان قوم پرستوں میں جوش و جذبہ بھرنے کے لیے اور انھیں ترغیب دینے کے لیے تقریریں کیں اور تحریک آزادی کے لیے اپنی حمایت کا وعدہ کیا۔ انھوں نے جن علاقوں کا دورہ کیا وہاں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کو منظم کرنے میں بھی مدد کی۔ کمیونزم کے بارے میں ان کے سخت خیالات اکثر مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کے نقطہ نظر سے ٹکراتے تھے۔ انھوں نے گاندھی کے نام اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ 'پیارے کامریڈ گاندھی، ہم دونوں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کے لیے آزاد ہیں تا کہ آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا صحیح طریقے سے اظہار کر سکیں' وہ گاندھی کو مہاتما (عظیم ہستی) کہے جانے کے بھی مخالف تھے۔ اگرچہ دونوں کبھی بھی کسی معاہدے پر نہیں پہنچے لیکن وہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ رہے اور برطانوی حکومت کا تختہ الٹنے کے اپنے مشترکہ مقصد میں متحد رہے۔ ہندوستان میں سکلت والا کی شعلہ بیان تقریروں نے برطانوی حکام کو پریشان کر دیا اور سنہ 1927 میں ان پر اپنے وطن جانے پر پابندی لگا دی گئی۔ سنہ 1929 میں وہ پارلیمنٹ میں اپنی نشست کھو بیٹھے لیکن وہ ہندوستان کی آزادی کے لیے لڑتے رہے۔ سکلت والا سنہ 1936 میں اپنی موت تک برطانوی سیاست اور ہندوستانی قوم پرست تحریک کی ایک اہم شخصیت رہے۔ ان کی آخری رسومات لندن میں ادا کی گئیں اور ان کی راکھ کو لندن کے ایک قبرستان میں ان کے والدین اور جمسیت جی ٹاٹا کے پاس دفن کیا گیا جس نے انھیں ان کی میراث یعنی ٹاٹا قبیلے کے ساتھ ایک بار پھر متحد کر دیا۔

جاپان نے چین کے خلاف اپنے دفاع کو مضبوط کیا

ٹوکیو۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ ہند-بحرالکاہل کے خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے جواب میں، جاپان چین کی علاقائی توسیع کا مقابلہ کرنے اور متنازعہ پانیوں، خاص طور پر متنازعہ سینکاکو جزائر پر کنٹرول قائم کرنے کے لیے ایک نیا اینٹی شپ میزائل تیار کر کے اپنی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ میزائل، جسے "نئے اینٹی شپ میزائل فار دی ڈیفنس آف ریموٹ آئی لینڈز" کہا جاتا ہے، اس لیے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اسے دشمن کے خطرات کی حد سے باہر سے لانچ کیا جائے اور اس کی متوقع رینج 500.2 کلومیٹر ہے، جو ممکنہ طور پر مغربی جاپان سے اندرون ملک چین تک پہنچ سکتی ہے۔ یہ پیشرفت جاپان کے دفاعی تعمیراتی پروگرام کا حصہ ہے، جو طویل فاصلے تک مار کرنے والے، کم ریڈار کراس سیکشن، اور زیادہ موبائل میزائلوں کے ساتھ اسٹینڈ آف دفاعی صلاحیتوں کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جس میں سطح سے جہاز/سطح پر استعمال کے لیے ایک نیا درستگی سے چلنے والا میزائل بھی شامل ہے۔

3
روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
31 Oct. 2024

تھانے ضلع میں 2024 اسمبلی انتخابات کے لئے نامزدگیاں مکمل

18 اسمبلی حلقوں میں مجموعی طور 281 امیدوار میدان میں، 4 نومبر تک نام واپس لینے کا موقع

تھانے: 30/اکتوبر (آفتاب شیخ) تھانے ضلع میں 2024 کے اسمبلی عام انتخابات کے لئے نامزدگی فارم جمع کرانے کا عمل کل مکمل ہوگیا۔ ضلع کے 18 اسمبلی حلقوں میں مجموعی طور پر 281 امیدواروں نے نامزدگیاں جمع کرائیں ہیں۔ ان امیدواروں میں 114 مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ 167 آزاد امیدواروں نے بھی اپنی قسمت آزمائی کے لئے میدان میں قدم رکھا ہے۔ تھانے ضلع کے کلکٹر اور ضلع الیکشن افسر اشوک شنگارے نے کہا کہ نامزدگی فارموں کی جانچ 30 اکتوبر کو کی جائے گی۔ جانچ کے بعد مسترد ہونے والے فارموں کی اطلاع دی جائے گی، جس سے امیدواروں کو یہ معلوم ہو سکے کہ ان کا فارم منظور ہوا ہے یا نہیں۔ مزید براں، 4 نومبر تک امیدوار اپنے نام واپس لینے کا اختیار رکھتے ہیں، جس کے بعد انتخابات کے لئے حتمی فہرست تیار کی جائے گی۔

حلقہ وار امیدواروں کی تفصیل

ہر اسمبلی حلقے میں جمع شدہ نامزدگیوں کی تعداد اور خارج ہونے والے فارموں کی تفصیل کچھ یوں ہے: 1) 134 - بھیونڈی دیہی: 15 نامزدگیوں میں سے 2 خارج۔ 2) 135 - شاہ پور: 28 نامزدگیوں میں سے 14 خارج۔ 3) 136 - بھیونڈی مغربی: 35 نامزدگیوں میں سے 10 خارج۔ 4) 137 - بھیونڈی مشرقی: 18 نامزدگیوں میں سے 4 خارج۔ 5) 138 - کلیان مغربی: 38 میں سے 3 خارج۔ 6) 139 - مورباڈ: 20 نامزدگیاں۔ 7) 140 - امبرناتھ: 33 نامزدگیوں میں سے 3 خارج۔ 8) 141 - اُلہاس نگر: 36 میں سے 7 خارج۔ 9) 142 - کلیان مشرقی: 34 میں سے 28 منظور۔ 10) 143 - ڈومبیولی: 13 نامزدگیاں۔ 11) 144 - کلیان دیہی: 18 نامزدگیاں۔ 12) 145 - میرا بھائیندر: 37 میں سے 6 خارج۔ 13) 146 - اووالہ ماجی وڈا: 25 میں سے 2 خارج۔ 14) 147 - کوپری پاچپا کھاڈی: 18 میں سے 2 خارج۔ 15) 148 - تھانہ: 19 نامزدگیاں۔ 16) 149 - ممبرا-کلوا: 33 میں سے 4 خارج۔ 17) 150 - ایرولی: 26 میں سے 3 خارج۔ 18) 151 - بیلاپور: 27 میں سے 1 خارج۔

انتخابی ماحول کی موجودہ صورتحال

ضلع تھانے میں اس بار انتخابات کا ماحول خاصا متحرک ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں نے اپنے اپنے مضبوط امیدواروں کو نامزد کیا ہے، جبکہ آزاد امیدواروں کی بڑی تعداد نے بھی انتخابی میدان میں جوش وخروش سے شرکت کی ہے۔ آزاد امیدواروں کی زیادہ تعداد نے انتخابی حلقوں میں مقابلے کو مزید دلچسپ بنا دیا ہے، جس سے ہر حلقے میں ووٹ تقسیم ہونے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ ہر سیاسی جماعت نے اپنی انتخابی مہم میں زور وشور سے سرگرمیاں شروع کر دی ہیں اور عوامی مسائل کو حل کرنے کے وعدے کر رہی ہیں۔ کانگریس، دونوں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی، بی جے پی، دونوں شیوسینا ایم این ایس، اور دیگر جماعتیں اپنے منشور کے مطابق ووٹروں کو متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ضلع تھانے کے متعدد حلقے جیسے بھیونڈی مغربی، شاہ پور، کلیان مغربی، اور میرا بھائیندر میں امیدواروں کی بڑی تعداد کے باعث مقابلہ خاصا کڑا ہونے کی توقع ہے۔ ووٹروں کے بنیادی مسائل میں پانی، بجلی، تعلیم، صحت کی سہولتیں، روزگار اور بنیادی ڈھانچے کا فقدان شامل ہے۔ ہر امیدوار نے ان مسائل کے حل کے لئے مختلف وعدے کیے ہیں، تاہم عوام کا جھکاؤ کس طرف ہوتا ہے، یہ انتخابات کے نتائج میں واضح ہوگا۔ تھانے ضلع میں اس بار ہونے والے اسمبلی انتخابات میں امیدواروں کی بڑی تعداد نے لوگوں کی دلچسپی میں اضافہ کر دیا ہے۔ انتخابات کی شفافیت اور ووٹروں کا اعتماد برقرار رکھنے کے لئے الیکشن کمیشن کی جانب سے سخت انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

مانو میں ویجلنس بیداری ھفتہ کے ضمن میں

مضمون نویسی اور جام مقابلے

حیدرآباد، 30/اکتوبر (پریس نوٹ) وِجیلنس بیداری ہفتہ 2024 کے تحت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) میں مضمون نویسی اور "جسٹ اے منٹ" (جام) مقابلے کا انعقاد کیا گیا، جس کا موضوع تھا "ملک کی خوشحالی کے لیے دیانتداری کا کلچر"۔ یہ مقابلے 28 اکتوبر کو شعبہ تعلیم و تربیت میں منعقد ہوئے۔ ان مقابلوں کا افتتاح پروفیسر ونجا مہاداسو، چیف وِجیلنس آفیسر (CVO) مانو نے کیا۔ انہوں نے دیانت داری کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان سرگرمیوں کا مقصد نوجوانوں میں اخلاقی قدریں اور دیانت داری کو فروغ دینا ہے، جو کہ کسی بھی قوم کی خوشحالی کے لیے لازمی ہیں۔ پروفیسر وناجا نے شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ سرگرمیاں نوجوانوں کو اخلاقی اصولوں کی پاسداری کے لیے راغب کرتی ہیں۔ مضمون نویسی مقابلے میں طلباء نے دیانتداری کے کردار کو اُجاگر کرتے ہوئے ملک ومعاشرے کی ترقی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جام مقابلے میں شرکاء کو ایک منٹ کے اندر مختلف موضوعات پر روانی، بغیر تکرار یا ہچکچاہٹ کے اظہار خیال کا چیلنج دیا گیا، جس میں ان کی ذہنی قابلیت، بات کرنے کا سلیقہ، اور حاضر دماغی کا امتحان لیا گیا۔ اس تقریب کا ڈاکٹر رفیع محمد، ڈاکٹر جمیل احمد، ڈاکٹر جرار احمد، ڈاکٹر محسنہ انجم، ڈاکٹر فردوس تبسم، جناب متیالا راؤ، جناب حبیب احمد پر مشتمل ایک کمیٹی نے اہتمام کیا۔ وِجیلنس بیداری ہفتہ کے دوران تمام طلباء، اساتذہ، غیر تدریسی عملہ، اور ریسرچ اسکالرز کو دیانتداری کا حلف دلوایا گیا، جس میں انہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں ایمانداری، شفافیت، اور دیانتداری کے اصولوں کو اپنانے کا عزم کیا۔ یہ حلف مانو کی شفاف اور اخلاقی معاشرے کی تشکیل کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ وِجیلنس بیداری ہفتہ کا مقصد طلباء میں دیانت داری اور انٹیگریٹی کی اہمیت کو اُجاگر کرنا اور ایک شفاف اور مہذب معاشرہ کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔

این سی پی کے اسٹار کمپینرز کی فہرست میں ۳/ناموں کا اضافہ

سدھارتھ کامبلے، سلیم سارنگ کے ساتھ چیتن سنی مانکر اسٹار پرچارک فہرست میں شامل

این سی پی نے سلیم سارنگ کو اسٹار کمپینر کی حیثیت سے جگہ دی

ممبئی: 30/اکتوبر (پریس ریلیز) این سی پی (اجیت پوار) نے تین نئے اسٹار پرچارک کی فہرست جاری کرتے ہوئے معروف این سی پی لیڈر سلیم سارنگ کو اسٹار کمپینر مقرر کرتے ہوئے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے پیش نظر اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ 29/اکتوبر 2024، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے چیف قومی ترجمان برج موہن سریواستو نے پریس کو جاری کردہ ایک بیان میں این سی پی کے مہاراشٹر کے اسٹار کمپینرز کی فہرست میں مزید تین اہم لیڈروں کو شامل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس فہرست میں کوآپریٹو لیڈر اور ممبئی کوآپریٹو بینک کے ڈائریکٹر شری سدھارتھ کامبلے اور مہاراشٹر کی سیاست میں اپنی مضبوط گرفت اور اقلیتی برادری میں اپنا اثر ورسوخ رکھنے والے معروف لیڈر سلیم سارنگ کے ساتھ اسٹوڈنٹ لیڈر اور نیشنلسٹ اسٹوڈنٹس کانگریس کے قومی صدر جناب چیتن سنی مانکر کے نام اس فہرست میں شامل ہیں۔ اسٹار کمپینرز کی فہرست میں نئے ناموں کی شمولیت اس امر کی غماز ہے کہ این سی پی ریاست میں اپنی انتخابی مہم پورے زور سے جاری رکھے گی اور ہر طبقے تک پہنچنے کی کوشش کرے گی۔ سریواستو نے مزید کہا کہ مذکورہ نام این سی پی مہاراشٹر کے ریاستی صدر اور ایم پی مسٹر سنیل تٹکرے نے قومی صدر اجیت دادا پوار اور قومی ورکنگ صدر مسٹر پرفل پٹیل کو تجویز کردہ تھے، اب یہ نام سرکاری منظوری کے لئے الیکشن کمیشن آف انڈیا کو بھیجے جائیں گے۔ واضح رہے کہ مذکورہ ناموں کے بعد اب مہاراشٹر میں این سی پی کے اسٹار کمپینرز کی فہرست میں 36 لیڈر موجود رہیں گے جو مہاراشٹر کی 288 سیٹوں پر این سی پی اور مہایوتی امیدواروں کے لیے انتخابی مہم چلائیں گے۔ این سی پی نے خاص طور پر مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے پیش نظر اقلیتی طبقے تک رسائی کیلئے سلیم سارنگ کو بطور اسٹار کمپینر منتخب کیا ہے۔ سلیم سارنگ مہاراشٹر کی سیاست میں کافی عرصے سے سرگرم عمل ہیں اور اقلیتی طبقے کے مسائل پر کھل کر آواز بلند کرتے آئے ہیں۔ مسلم ریزرویشن کا معاملہ ہو یا اقلیتی طبقے کے تحفظ کا معاملہ سلیم سارنگ ہر معاملے میں اقلیتی طبقے کی بے باک نمائندگی کا حق ادا کیا ہے۔ سلیم سارنگ نے ریاست کے مسلمانوں کی فلاح وبہبود کیلئے مسلم ریزرویشن کی نہ صرف حمایت کی بلکہ ہر پلیٹ فارم پر اس مدعے کو اٹھایا۔ اردو زبان کو ریاست میں اس کا حق دلانے کیلئے بھی سلیم سارنگ پیش پیش رہے گذشتہ دنوں حکومت مہاراشٹر کے جانب سے اردو اسکولوں کیلئے 58 اردو اساتذہ کی تقرری کا معاملہ سامنے آیا ان آسامیوں پر اردو اساتذہ کی بجائے 54 مراٹھی اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا تھا اور صرف چار ہی اردو اساتذہ کا تقرر کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں سلیم سارنگ نے بروقت مداخلت کرتے ہوئے حکومت مہاراشٹر میں وزیر برائے تعلیم دیپک کیسرکر کی توجہ اس جانب مبذول کروائی اور سرکاری پویتر پورٹل کی خامی کو اجاگر کیا۔ سلیم سارنگ کی بروقت مداخلت سے 54 مراٹھی اساتذہ کی تقرری رد ہوئی اردو اساتذہ کی دوبارہ تقرری عمل میں آئی۔ گذشتہ دنوں ممبئی کے مضافاتی علاقے میرا روڈ میں رونما ہونے والے فرقہ وارانہ تصادم میں سلیم سارنگ کی مثبت کوششوں سے علاقے میں کشیدگی کو کم کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ انہوں نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار کی مدد سے بے گناہوں کے خلاف درج ایف آئی آر کو رد کروایا اور اصل خاطیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کروانے کا پرزور مطالبہ کیا۔ نئی اور نوجوان مسلم لیڈرشپ کو پروان چڑھانے میں بھی سلیم سارنگ کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ گذشتہ دنوں انہوں نے ممبئی کے پانچ ستارہ ہوٹل میں ایک مسلم کانکلیو کا انعقاد کیا اس میں مختلف مسلک اور مکاتب فکر کے علماء اور دانشوروں نے شرکت کی اور مسلم مسائل اور مسلم لیڈرشپ پر بامقصد گفتگو کی۔ رام گیری مہاراج کے ذریعے شانِ رسالت میں گستاخی کا معاملہ ہو یا نتیش رانے کی مسلم سماج کے خلاف بدزبانی وزہر افشانی کا معاملہ سلیم سارنگ نے سخت موقف اختیار کیا اور پولیس وانتظامیہ سے ان کے خلاف سخت ایکشن کا مطالبہ کیا۔ مسلم سماج میں سلیم سارنگ کے اثر ورسوخ اور نمائندگی کو دیکھتے ہوئے گذشتہ دنوں حکومت مہاراشٹر نے انہیں مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی ترقیاتی کارپوریشن کا ڈائریکٹر نامزد بھی کیا ہے۔

"جیو" کو شکست نہیں دے سکا چائنا موبائل

جیو نیٹ ورک پر ہوتی ہے دنیا کی سب سے زیادہ ڈیٹا کھپت۔ ٹیفیشینٹ

نئی دہلی 30 اکتوبر، 2024۔ ریلائنس جیو ڈیٹا ٹریفک کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ 2024 میں جنوری سے ستمبر تک کی پہلی تین سہ ماہیوں کے اعداد وشمار میں ریلائنس جیو چینی کمپنی چائنا موبائل سے آگے برقرار ہے۔ ٹیلی کام سیکٹر کی عالمی تحقیقی کمپنی ٹیفیشینٹ کے مطابق جیو اور چائنا موبائل کے بعد ایک اور چینی کمپنی چائنا ٹیلی کام ڈیٹا ٹریفک میں تیسرے نمبر پر ہے جب کہ بھارتی کمپنی ایئرٹیل چوتھے نمبر پر ہے۔ ووڈا آئیڈیا نے چھٹا مقام حاصل کیا ہے۔ ٹیفیشینٹ نے اپنے ٹویٹ میں کہا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ چینی کمپنی چائنا موبائل اپنی ہوا کھو چکی ہے۔ چائنا موبائل نے صرف 2٪ کی سالانہ ترقی دیکھی ہے، جب کہ جیو اور چائنا ٹیلی کام میں تقریباً 24٪ اور ایئرٹیل میں 23٪ کی ترقی دیکھنے میں آئی ہے۔ ٹیفیشینٹ نے ہندوستانی کمپنیوں کے درمیان ڈیٹا ٹریفک بڑھنے کیلئے 5.جی نیٹ ورک کی مضبوط دستیابی کو باعث مانا ہے۔ وہیں چین کے ڈیٹا ٹریفک پر 5.جی بھارت جتنا اثر نہیں ڈال پایا ہے۔ جیو کے دنیا میں ڈیٹا ٹریفک کے معاملے میں نمبرون بننے میں 5G اور ہوم براڈ بینڈ کی مضبوط مانگ نے اہم رول ادا کیا ہے۔ جیو نیٹ ورک پر گذشتہ تین سالوں میں ڈیٹا ٹریفک میں لگ بھگ 2 گنا ہوگیا ہے۔ 14 کروڑ 80 لاکھ کے قریب گراہک جیو کے 5.جی نیٹ ورک سے جڑ چکے ہیں۔ جیو کے مطابق مالی سال 2024-25 کی دوسری سہ ماہی میں اس کا کل ڈیٹا ٹریفک 45 ایکسابائٹ کو پار کر گیا تھا۔

خواتین اپنی آراء کے اظہار سے پیچھے نہ ہٹیں

مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاح، شرکاء کی مخاطبت

حیدرآباد، 30/نومبر (پریس نوٹ) خواتین کو اپنی کہانیاں بیان کرنی چاہیے تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے یہ مشعل راہ بن سکے اور اس کی روشنی میں مستقبل میں خواتین اپنا موقف بہتر طور پر ظاہر کرسکیں۔ ان خیالات کا اظہار شیخ یاسمین باشا، آئی اے ایس، ڈائرکٹر مائناریٹیز ویلفیئر، حکومت تلنگانہ نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد میں بین الاقوامی نسائی ادبی تنظیم، نئی دہلی کا آٹھواں یومِ تاسیس کے موقع پر منعقدہ دو روزہ قومی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے مخاطب تھی۔ کانفرنس بعنوان "اکیسویں صدی کا سماجی، تہذیبی اور صنفی تناظر اور اردو کا نسائی ادب" کا انعقاد شعبۂ تعلیم نسواں، مانو اور بنات، نئی دہلی کے اشتراک سے کیا جارہا ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ کانفرنس کی مہمانِ خصوصی شیخ یاسمین باشا نے کہا کہ خواتین کی آواز کو پہلے دبایا جاتا رہا ہے۔ لیکن آج ان کے مسائل پر توجہ دی جارہی ہے۔ انہوں نے پروین شاکر اور عصمت چغتائی کی خواتین پر لکھی گئی شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ 21 ویں صدی میں صنف، کلچر اور عدل میں تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین اپنی تحریروں سے اپنے ساتھ ہورہی ناانصافیوں کو لوگوں کے روبرو کرتے ہیں۔ اس کام میں ڈیجیٹل دور کے باعث فائدہ ہورہا ہے۔ انہوں نے خواتین مصنفین کو وسیع تر مسائل پر توجہ دیتے ہوئے تعلیم سے مساوی حقوق تک ہر موضوع روشنی ڈالنے کا مشورہ دیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے کہا کہ پڑھی لکھی خواتین بھی شکایت کرتی ہیں کہ ان کے گھروں میں کس طرح ان پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ انہوں نے حدیث "تعلیم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے معاشرے کے لوگوں کو روشن خیال ہونا چاہیے۔ انہوں نے خواتین کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی آراء کے اظہار میں پیچھے نہ ہٹیں۔ پروفیسر ثروت خان، جنار دھن رائے ناگر ودیا پیٹھ، اودئے پور، راجستھان نے کانفرنس کا کلیدی خطبہ دیا اور کہا کہ تمام مذاہب اور شاعری میں عورت کی عظمت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ ہمارے علم وعمل پایا جانے والا فرق ہے۔ خواتین قلم کار آج مرد قلم کاروں سے پیچھے نہیں ہیں۔ وہ ہر طرح کے پروگراموں میں مناسب مشورے بھی دیتی ہیں۔ خواتین آج بڑے پروگراموں میں حصہ لیتے ہوئے اپنے مساوی موقف کا ثبوت دیتی ہیں۔ مہمانِ اعزازی پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ تنظیم بنات کے کارنامے دیکھنے اور سننے کے لائق ہیں۔ بنات نے مردوں کو بھی اپنے ساتھ سفر میں شامل کیا۔ وہ مردوں کی مخالف نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ خواتین ترقی کی منزلیں طئے کررہی ہیں۔ انہوں نے عارف نقوی کا ذکر کیا جن کا حال ہی میں انتقال ہوا۔ محترمہ عذرا نقوی نے اپنے چنندہ اشعار پیش کیے۔ ڈاکٹر نگار عظیم، صدر بنات نے اپنے ادارے کی کارکردگی سے واقف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ 4/اکتوبر 2017 کو اس تنظیم کا آغاز کیا گیا۔ 21/اکتوبر کو پہلا پروگرام دہلی میں منعقد ہوا اور بین الاقوامی سطح کی خواتین ادیبوں نے اس میں حصہ لیا۔ جب سے یہ بین الاقوامی تنظیم بن گئی۔ ابتداء میں پروفیسر شاہدہ، ڈین اسکول برائے فنون سماجی علوم نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ بنات کی جانب سے شائع ہونے والی کتابوں کی رسم اجراء انجام دی گئی۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبۂ تعلیم نسواں نے کارروائی چلائی اور مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ آخر میں ڈاکٹر تبریز حسین، شعبۂ تعلیم نسواں نے شکریہ ادا کیا۔

عارف نقوی کا انتقال مہجری ادب کے لیے ایک عظیم خسارہ: ورلڈ اردو ایسوسی ایشن

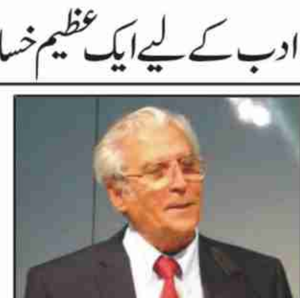

بارہ بنکی: 30/اکتوبر (ابوشحمہ انصاری) جرمنی کی راجدھانی برلن میں مقیم مہجری ادیب عارف نقوی کے انتقال سے اردو برادری میں غم کی لہر پائی جارہی ہے۔ عارف نقوی کا تعلق بنیادی طور پر ہندستان کے شہر لکھنؤ سے تھا۔ گزشتہ چھ دہائیوں سے جرمنی کی راجدھانی برلن میں مقیم تھے۔ عارف نقوی نے جس وقت جرمنی کی شہریت حاصل کی اس وقت جرمنی میں برصغیر کے چند گنے چنے لوگوں نے ہی شہریت حاصل کی تھی۔ سکونت اختیار کرنے کے بعد عارف نقوی نے جرمنی میں اردو کی شمع روشن رکھنے کے لیے "اردو انجمن" کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس انجمن کے توسط سے انھوں نے اردو والوں کو جوڑنا شروع کیا اور جرمنی میں اردو کے رنگارنگ پروگرام کے انعقاد سے اہل برلن کو اردو زبان وتہذیب سے آشنا کرایا۔ علی سردار جعفری، کیفی اعظمی، کرشن چندر، خواجہ احمد عباس، احمد ندیم قاسمی اور کئی نامور اردو کی شخصیات پر بڑے اہتمام سے پروگرام کرائے۔ اس طرح کے پروگرام سے ان لوگوں کو بھی زبان وادب سے قریب کیا جو لکھنا تو چاہتے تھے مگر انھیں پلیٹ فارم نہیں مل رہا تھا۔ عارف نقوی نے ایک بڑا کام یہ بھی کیا کہ جرمن زبان میں اپنی نظموں اور غزلوں کا ترجمہ "خار اور گل" کے نام سے شائع کرایا جس سے جرمنی کے لوگ اردو زبان وتہذیب سے واقف ہوئے۔ عارف نقوی فری یونیورسٹی برلن میں برسوں تک اردو تدریس سے وابستہ رہے۔ موصوف کی اب تک درجنوں اردو تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں ان میں افسانوں کا مجموعہ "سوئے فردوسِ زمیں" شعری مجموعہ جرمن زبان میں "خار و گل" کیرم سے رشتہ، جرمنی میں نصف صدی، شعری سندیسے "کھلتی کلیاں" زخموں کے چراغ، نظمیں "نقوش آوارہ" یادوں کے چراغ، خلش (ہندی) ایک سے چار، زخموں کے چراغ، پیاسی دھرتی جلتے سائے، جرمنی اتہاس کے درپن میں (ہندی)، جرمنی کل اور آج، تلاش سحر، ڈرامے نئی زندگی، سوانگ، سودا، دور کے ڈھول، امپائر، کیرم، غلاموں کی ملکہ رضیہ سلطان وغیرہ۔ عارف نقوی اردو کے اہم مہجری ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے انسان تھے۔ موصوف کا انتقال مہجری ادب کے لیے عظیم خسارہ ہے۔ ورلڈ اردو ایسوسی ایشن کی پوری ٹیم ان کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔

پولوشن سے پاک دیوالی منانے کی تھانے میونسپل کمشنر کی شہریوں سے اپیل

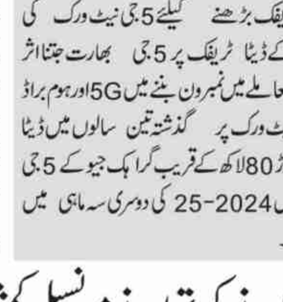

تھانے: 30/اکتوبر (آفتاب شیخ) نیشنل گرین ٹریبونل کے احکامات کے تحت تھانے میونسپل کارپوریشن کی حدود میں اس سال صرف ماحول دوست (گرین) پٹاخے جلانے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں تھانے میونسپل کمشنر سَورَبھ راؤ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان ہدایات پر عمل کریں اور ماحول کو نقصان پہنچائے بغیر دیوالی کا تہوار منائیں۔ انہوں نے تمام شہریوں کو تہوار کی مبارکباد دیتے ہوئے صحت کی حفاظت کو یقینی بنانے کی درخواست بھی کی۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے تہوار کے دوران شام 6 سے 8 بجے اور رات 8 سے 10 بجے کے درمیان ماحول دوست پٹاخے جلانے کی اجازت ہوگی۔ کمشنر راؤ نے کہا کہ شہریوں کو چاہیے کہ وہ نہ صرف اپنے بلکہ جانوروں، پرندوں، اور درختوں کو بھی پٹاخوں کے منفی اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔ اس حوالے سے بیداری پیدا کرنے کے لیے میونسپل کارپوریشن حدود میں آگاہی بینر بھی نصب کیے گئے ہیں۔ مہاراشٹر پولوشن کنٹرول بورڈ کی ہدایات کے مطابق شہریوں کو ماحول دوست پٹاخے جلانے میں احتیاط برتنے کی تاکید کی گئی ہے۔ پٹاخے جلاتے وقت سنتھیٹک کپڑوں کے بجائے کاٹن کپڑے پہنیں، کھلی جگہوں پر پٹاخے جلائیں، اور حفاظت کے طور پر پانی اور ریت کا ذخیرہ پاس رکھیں۔ بچوں پر خصوصی توجہ دیں اور بزرگ شہریوں اور مریضوں کو تکلیف سے بچائیں۔ میونسپل کارپوریشن کے ماحولیات محکمہ نے بھی شہریوں سے ذمہ داری سے پٹاخے جلانے کی اپیل کی ہے۔ کمشنر راؤ نے دیوالی کی چھٹیوں کے دوران روزانہ کی صفائی، عوامی بیت الخلاء کی صفائی اور پانی کی فراہمی جیسی سہولتوں میں رکاوٹ نہ آنے کے لیے متعلقہ محکموں کو ہدایات بھی جاری کی ہیں۔ انہوں نے حالیہ جائزہ میٹنگ میں تاکید کی کہ شہریوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی نہ ہو اور وہ تہوار خوشی اور امن کے ساتھ منا سکیں۔

فضل الرحمان نے نجات کے لیے نئے انتخابات کرانے کا اعادہ کیا

اسلام آباد۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے ایک بار پھر پاکستان میں نئے انتخابات کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ملک کی نجات کے لیے ضروری ہیں۔ بدھ کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی اہمیت کو اجاگر کیا اور اصرار کیا کہ اسٹیبلشمنٹ کو اس سارے عمل میں غیر جانبدار رہنا چاہیے۔ انہوں نے جعلی مینڈیٹ سے قائم ہونے کی وجہ سے موجودہ حکومت کو قانونی حیثیت نہ دینے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات ہی پاکستان کو بچانے کا واحد حل ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی اور سابق وزیر اعظم عمران خان کی گرفتاری کا حوالہ دیتے ہوئے رحمان نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے 26 ویں آئینی ترمیم پر بھی بات کی، نوٹ کیا کہ اس میں ابتدائی طور پر 56 شقیں شامل تھیں، جنہیں ان کی پارٹی 27 تک کم کرنے میں کامیاب رہی۔

ملائیشیا میں چینی پرچم کے تنازع سے کشیدگی میں اضافہ

کوالالمپور۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ ملائیشیا کی پیراک ریاست میں ایک تہوار میں چینی جھنڈوں کی نمائش پر تنازعہ ہفتے کے آخر میں اس وقت شدت اختیار کر گیا جب سینکڑوں افراد نے ایک ہی قصبے میں اپنے ملک کا بینر لہرانے کے لیے قومی فخر کا انتقامی مظاہرہ کیا، جس سے مقامی پولیس کی جانب سے سخت وارننگ دی گئی اور کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا۔ قوم پرستی کا اچانک بھڑک اٹھنا اس وقت شروع ہوا جب جمعرات کو تیلک انتان میں بین الاقوامی گوان گانگ ثقافتی میلے میں چین کے سرخ قومی پرچم چین کے شرکاء کی طرف سے لہرائے گئے۔ جیسے ہی جھنڈا لہرانے کی ویڈیو وائرل ہوئی، سوشل میڈیا پر چیخ وپکار مچ گئی، مبصرین نے دعویٰ کیا کہ پیراک میں 170,000 افراد پر مشتمل چینی قصبہ ملائیشیا میں چینی اثر ورسوخ کو نشانہ بنانے والے دیگر باربوں کے درمیان خشگھائی کی طرح محسوس ہوتا ہے"۔ اس کے جواب میں، ہفتے کے روز تقریباً 300 لوگ تلوک انتان کے قصبے کے چوک پر جمع ہوئے جہاں انہوں نے ملائیشیا کے جھنڈے لہرائے اور قومی ترانے کے ساتھ ساتھ دیگر حب الوطنی کے گیت گائے۔ پیراک پولیس کے سربراہ عزیزی مات ایری نے کہا کہ ہفتے کے آخر میں، انہیں عوام سے 16 سے زیادہ رپورٹس موصول ہوئیں، انہوں نے مزید کہا کہ پولیس کو ریلی کے بارے میں مطلع نہیں کیا گیا تھا۔ عزیزی نے اتوار کو سنیچر کی ریلی کے جواب میں کہا، ہم عوام کو خبردار اور مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ کسی ایسے اجتماع کا حصہ نہ بنیں جو خلل اور عوامی انتشار کا باعث بنے۔ اس مسئلے نے ملائیشیا کے عوام میں چین کے بارے میں دیرپا شکوک وشبہات کو اجاگر کیا ہے اور ملائیشیا کے مسلم اکثریتی طبقوں کے درمیان ملک کی چینی کمیونٹی کے بارے میں پرانی ناراضگی کو بھی زندہ کیا ہے، جن کے رہنماؤں پر اکثر سیاسی فائدے کے لیے نسلی اور مذہبی تقسیم کی لکیروں کا استحصال کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اسلام پسند پارٹی پی اے ایس کے پیراک ریاستی سربراہ رزمان زکریا کے ساتھ پرچم کشائی نے سیاسی جہت بھی اختیار کر لی ہے، جس نے ریلی میں چینی لوگوں کے خلاف نسلی الزامات لگائے۔

چینی صدر شی جن پنگ کا مستقبل شک کے دائرے میں

بیجنگ۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ چین کے رہنما شی جن پنگ کو اپنی قیادت اور ملک کو جس سمت لے جا رہے ہیں اس کے بارے میں بڑھتی ہوئی تنقید اور شکوک و شبہات کا سامنا ہے۔ شی جن پنگ کی پالیسیوں، جیسے کہ ان کی طاقت کو مرکزی بنانا، سول سوسائٹی کو دبانا، اور کووڈ-19 وبائی مرض کو غلط طریقے سے سنبھالنا، نے چینی عوام میں اعتماد اور اعتماد کو ختم کر دیا ہے۔ سرکاری اداروں پر شی کی توجہ اور نجی شعبے کے خلاف کریک ڈاؤن نے معیشت کو مزید نقصان پہنچایا اور غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کا باعث بنی۔ ماہرین کا خیال ہے کہ شی جن پنگ کے اقدامات چینی عوام کی بھلائی کے بجائے چینی کمیونسٹ پارٹی کی طاقت کو برقرار رکھنے کی خواہش سے متاثر ہیں۔ حالیہ برسوں میں چین کی اقتصادی ترقی میں نمایاں کمی آئی ہے، اور ملک کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں بڑھتی ہوئی آبادی، شرح پیدائش میں کمی، اور جائیداد کا بلبلہ شامل ہیں۔ ژی کی پالیسیوں کی وجہ سے امریکہ اور دیگر ممالک کے ساتھ جغرافیائی سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے، جس سے چین کی عالمی حیثیت کے مستقبل کے بارے میں خدشات بڑھ رہے ہیں۔ یہ احساس بڑھتا جارہا ہے کہ شی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے چین ایک مختلف راستے پر ہے، اور بہت سے لوگ سوال کر رہے ہیں کہ کیا وہ ملک کو درپیش چیلنجوں میں رہنمائی کرنے کے لیے صحیح رہنما ہیں۔۔ ژی کی پالیسیوں کی وجہ سے امریکہ اور دیگر ممالک کے ساتھ جغرافیائی سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے، جس سے چین کی عالمی حیثیت کے مستقبل کے بارے میں خدشات بڑھ رہے ہیں۔

چینی مسلح افواج اتنی مضبوط نہیں ہیں جتنی کہ دکھائی دیتی ہیں۔ ماہرین

بیجنگ۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ حالیہ دہائیوں میں مضبوط اقتصادی ترقی اور فوجی توسیع کی وجہ سے چین کو ایک مضبوط طاقت کے طور پر دیکھا جاتا ہے لیکن اگر ماہرین کی بات کی جائے تو چینی دفاعی قوتیں اس سے کہیں زیادہ کمزور ہیں۔ چائنا پاور پراجیکٹ کے ڈائریکٹر بونی لن نے کہا کہ چین بڑھتے ہوئے مخالفین امریکہ کی زیر قیادت مغرب اور دشمن پڑوسیوں کے پس منظر میں اپنے دفاع کے بارے میں فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کانگریس میں چینی فوجی طاقت پر شی جن پنگ کا اصرار درحقیقت کمزوری کا اعتراف تھا: چین ابھی تک اپنے حریفوں کو شکست نہیں دے سکتا اور بیجنگ اسے جانتا ہے۔ اسی بے چینی اور عدم تحفظ کی وجہ سے چینی صدر شی جن پنگ کو اپنی دفاعی افواج یعنی پیپلز لبریشن آرمی کی جدید کاری کا بیڑہ اٹھانا پڑا۔ ژی نے بدعنوانی کے خلاف کریک ڈاؤن میں کئی اعلیٰ فوجی حکام کو برطرف کیا۔ تاہم اس سے کئی مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ اس نے پی ایل اے کو جدید آلات کی خریداری اور اس کے اہلکاروں کی تربیت کے ذریعے جدید بنانے کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالی۔ پی ایل اے کے جن نو جنرلوں کو پاک کیا گیا ان کا تعلق پریمیئر راکٹ فورس، ایئرفورس اور نیوی سے تھا۔ واشنگٹن میں قائم اسٹیمسن سنٹر میں چائنا پروگرام کے ڈائریکٹر یون سن نے کہا کہ مزید افسران کو پاک کرنے کے ایک حصے کے طور پر ہٹا دیا جائے گا جس سے چین کی قومی سلامتی اور فوجی اپ گریڈیشن متاثر ہوگی۔ "چین کو اس گندگی کو صاف کرنے اور راکٹ فورس کی قابلیت اور اعتماد پر اعتماد بحال کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس وقت چین ایک کمزور مقام پر ہے۔ سنٹرل یورپین انسٹی ٹیوٹ آف ایشین اسٹڈیز کے ایک ریسرچ فیلو ڈیوڈ ہٹ نے جب پی ایل اے کے پاس تقریباً نصف دہائی تک جنگی تجربے کی کمی تھی تو پاک کرنے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ شی جن پنگ، سپریم لیڈر، شاید بدعنوانی کی وجہ سے پہلے ہی فوجی صفوں سے پاک کر چکے ہیں۔ پھر بھی ان کے بہت سے کمیونسٹ آباؤ اجداد کو پتہ چلا کہ جب آپ مسلح افواج کے تجربہ کار سربراہ کو کاٹ دیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔ کون جانتا ہے کہ دفاعی اخراجات پہلے ہی کتنے چوری ہو چکے ہیں؟ امریکی انٹیلی جنس حکام کے مطابق پی ایل اے میں بدعنوانی کے کئی کیسز سامنے آنے کے بعد یہ کارروائی کی گئی۔ میزائلوں میں ایندھن کی بجائے پانی بھرا ہوا پایا گیا اور لانچنگ سسٹم میں خرابی پائی گئی۔ امریکی سائنسدانوں کی فیڈریشن میں عالمی خطرے کے ڈائریکٹر جون وولفسٹل نے کہا، یہ خامیاں میزائل آپریشنز پر سمجھوتہ کریں گی، جو چین کی جوہری قوت کی تیاری اور مجموعی صلاحیتوں پر سوالیہ نشان لگائیں گی۔ چینی افواج جدید جنگ میں ناتجربہ کار ہیں کیونکہ انہوں نے 1979 کی ویتنام جنگ کے بعد سے کسی بڑی جنگ میں حصہ نہیں لیا ہے جس میں پی ایل اے ہار گئی تھی۔ کیلی فورنیا میں قائم تھنک ٹینک آر اے این ڈی کارپوریشن کے دفاعی تحقیقی تجزیہ کار ٹموتھی آر ہیتھ نے کہا کہ "پھر بھی ایک اثاثہ جس میں پی ایل اے کے پاس واضح طور پر کمی ہے وہ جنگی تجربہ ہے، اور ژی جنگ چھیڑنے سے کم اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ چند جنگی سابق فوجی جو سروس میں رہتے ہیں اگلے چند سالوں میں سب ریٹائر ہو جائیں گے، جس کا مطلب ہے کہ جلد ہی فوج کے پاس پہلے ہاتھ کا جنگی تجربہ رکھنے والا کوئی اہلکار نہیں ہوگا۔

26 ویں ترمیم آئین پر سب سے بڑا حملہ ہے۔ پاکستانی وکلا

اسلام آباد۔ 30/اکتوبر۔ ایم این این۔ وکلاء رہنما حامد خان نے کہا کہ سپریم کورٹ بار کے انتخابات میں آئین کو اصل شکل میں واپس لانا سب سے بڑا مسئلہ رہا ہے۔ اے آر وائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق ایک وکیل نے کہا کہ وہ 26 ویں ترمیم کو آئین پر سب سے بڑا حملہ سمجھتے ہیں۔ میڈیا کے ایک سوال پر کہ کیا وکلاء 26 ویں ترمیم کو قبول کرلیں گے، حامد خان نے اے آر وائی نیوز کو بتایا، ہم 26 ویں ترمیم کو آئین پر سب سے بڑا حملہ سمجھتے ہیں جس نے عدالتی نظام کو بے حال کر دیا ہے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق منگل کو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن (ایس سی بی اے) کے انتخابات جاری تھے۔ انہوں نے کہا کہ وکلاء پر لازم ہے کہ وہ 26 ویں ترمیم کے خلاف مہم چلائیں اور عدلیہ کو آزادی دلانے کے لیے پوری کوشش کے ساتھ اسے ختم کریں۔ اے آر وائی نیوز نے رپورٹ کیا کہ ایس سی بی اے کے انتخابات کے لیے پولنگ جاری ہے تاکہ مرکزی عہدے داروں کے ساتھ ساتھ صوبوں سے نائب صدور اور ایگزیکٹو ممبران کا انتخاب کیا جا سکے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق، ایس سی بی اے کے انتخابات میں 4000 سے زائد ووٹرز اپنا ووٹ کاسٹ کریں گے، جن میں سب سے زیادہ ووٹرز ہیں، 1414 ووٹرز کا تعلق لاہور، 516 کا کراچی اور 372 کا پشاور سے ہے۔ ڈان کی خبر کے مطابق، اس سے قبل 16 اکتوبر کو جب پاکستان کا حکمراں اتحاد ایک آئینی ترمیم کے ذریعے عدالتی اصلاحات کو نافذ کرنے کی تیاری کر رہا تھا، قانونی برادری کے ارکان نے سخت مخالفت کا اظہار کرتے ہوئے متنازعہ پیکج منظور ہونے کی صورت میں ملک گیر تحریک کی دھمکی دی تھی۔

پربھنی ضلع میں کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال

جنتور-41امیدواروں کی درخواستیں درست
پربھنی-37امیدواروں کی درخواستیں درست
گنگا کھیڈ-25امیدواروں کی درخواستیں درست
پاتھری-47امیدواروں کی درخواستیں درست

لوک سبھا ضمنی اور اسمبلی انتخابات کیلئے محکمہ پولیس کے جنرل، اخراجات اور انسپکٹرز کے فون نمبر کا اعلان
شہریان ضرورت کے مطابق رابطہ کریں

ناندیڑ:30/اکتوبر (ورق تازہ نیوز) ہندوستان کے الیکشن کمیشن نے 16-ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی حلقوں کے لیے جنرل، اخراجات، پولس الیکشن انسپکٹرز کا تقرر کیا ہے۔لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی انتخابات کے لیے جنرل اور پولس محکموں کے انسپکٹر اور اخراجات انسپکٹر پہنچ چکے ہیں اور اگر شہریوں کو اپنے متعلقہ اسمبلی حلقوں سے متعلق کوئی معلومات یا شکایت ہے تو وہ انکے موبائل فون پر رابطہ کریں۔ان اعلیٰ افسران سے دفتری اوقات میں ملاقات بھی کی جاسکتی ہے۔یہ سبھی ناندیڑ ریسٹ ہاؤس میں مقیم ہیں۔

جنرل الیکشن انسپکٹر: جنرل الیکشن انسپکٹر شیلیندر کمار کو 83-کنوٹ اور 84-حدگاؤں اسمبلی حلقوں کی ذمہ داری دی گئی ہے۔الیکشن کے دوران ان کا رابطہ موبائل نمبر۔ 7499127265 یہ ہے۔جبکہ 85-بھوکر اور 86-ناندیڑ شمال حلقوں کے لیے مسز بی۔ بالا مایا دیوی (آئی اے ایس) کا رابطہ نمبر 8483990380 ہے۔ 87-ناندیڑ جنوب اور 88-لوہا حلقہ کے لئے محترمہ پلوی اکریتی (آئی پی ایس) کا رابطہ نمبر 8237960955 ہے۔ 89-نائیگاؤں، 90-دیگلور اور 91-مکھیڈ حلقوں کے لیے رن وجے یادو (آئی پی ایس) کا رابطہ نمبر 7385842084 ہے۔ جنرل الیکشن انسپکٹر الیکشن کے دوران سرکاری ریسٹ ہاؤس میں دفتری اوقات میں عام لوگوں کے لیے دستیاب ہوں گے۔

الیکشن انسپکٹر کالورام راوت: انڈین پولیس سروس کے سینئر افسر کالورام راوت اسمبلی انتخابات کے لیے ناندیڑ پہنچ گئے ہیں۔الیکشن کے دوران ان کا مقامی رابطہ نمبر 8180830699 ہے۔

کنوٹ، حدگاؤں، بھوکر، ناندیڑ شمال اور جنوب کے لیے میانک پانڈے انسپکٹر: انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے ایک سینئر افسر میانک پانڈے کو الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ناندیڑ ضلع کے کنوٹ، ہدگاؤں، بھوکر، ناندیڑ شمال، ناندیڑ جنوب اسمبلی حلقوں کے اخراجات انسپکٹر کے طور پر سونپا ہے۔اسمبلی حلقہ کے لیے ان کا رابطہ نمبر 8483845220 ہے۔

گووندراج لوہا، نائگاؤں، دیگلور، مکھیڈ کے لیے اخراجات کا انسپکٹر: چنئی میں مقیم تمل ناڈو کیڈر کے اے گووندراج کو الیکشن کمیشن آف انڈیا نے نائگاؤں، دیگلور، مکھیڈ، لوہا اسمبلی حلقوں کے اخراجات کی نگرانی کی ذمہ داری سونپی ہے۔ان کا مقامی رابطہ نمبر 7249048040 ہے۔

مرنل کمار داس لوک سبھا حلقہ کے لیے: مرنل کمار داس کو لوک سبھا حلقہ کے انتخابی اخراجات انسپکٹر کے طور پر IRS کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ان کا موبائل نمبر 8626095922 ہے۔اگر آپ اس موبائل نمبر پر کوئی شکایت یا معلومات دینا چاہتے ہیں تو دفتری اوقات میں رابطہ کر سکتے ہیں۔

'اسلامی علوم وفنون کی نشر واشاعت میں دارالعلوم کلیدی کردار ادا کر رہا'، ایرانی وفد میں شامل پروفیسر مبلغی کا اظہارِ خیال

دیوبند: اسلامی جمہوریہ ایران کی معروف دانش گاہ ا؟ دیان یونیورسٹی (قم) سے تعلق رکھنے والے علماء ؁ ومحققین کے 13 رکنی وفد نے گزشتہ روز عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند پہنچ کر ادارہ کے مہمان خانہ میں ادارہ کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور جمعی ؟ علماء ؁ ہند کے صدر وصدر المدرسین مولانا سید ارشد مدنی سے ملاقات کی۔ یہاں ان کا روایتی استقبال کیا گیا اور اسلامی علوم وفنون کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔اس دوران مہمانوں کو

دارالعلوم دیوبند کی زریں خدمات اور تاریخ مفصل انداز میں بتائی گئی۔بعدازیں ذمہ داران نے مہمانان عظام کو دارالعلوم دیوبند کے نادر و نایاب کتب خانہ، تاریخی درسگاہ نودرہ، پرشکوہ دارالحدیث، مسجد رشید اور شیخ الہند لائبریری کی زیارت کرائی۔اس موقع پر ا؟ دیان یونیورسٹی ایران کے وائس چانسلر ابوالحسن نواب اور پروفیسر حسن نوری نے دارالعلوم دیوبند کی قدیم اور تاریخی عمارات کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔وفد میں شامل پروفیسر احمد مبلغی نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند مذہب اسلام کی ترویج واشاعت بالخصوص اسلامی علوم وفنون کی نشر واشاعت میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے اور بزرگان دیوبند کا علمی فیضان پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ دارالعلوم دیوبند کی نادر نایاب تاریخی عمارتوں سے بانیان دیوبند کے اخلاص وللّٰہیت نمایاں طور پر نظر ا؟ رہی ہے۔نئی دہلی میں واقع ایرانی کلچرل ہاو؟ س کے کونسلر ڈاکٹر فریدالدین فرید عصر اور سید صادق حسینی نے مہمانوں کی ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔اس دوران مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی اور مولانا سید ارشد مدنی نے مہمانوں سے علوم وفنون اور عالمی حالات پر تفصیلی گفتگو کی۔ ہندوستان میں واقع ایرانی سفارت خانہ کے ترجمان سید صادق حسینی نے بتایا کہ دارالعلوم دیوبند سے ایرانی علما کا وفد نہایت مطمئن واپس ا؟ یا ہے۔انہوں نے کہا کہ مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور صدر المدرسین مولانا سید ارشد مدنی نے ایرانی علماء ؁ کا دارالعلوم پہنچنے پر پرتپاک خیر مقدم کیا، کافی دیر مذاکرات کا باہم سلسلہ جاری رہا، اس دوران ہم نے ایران کی طرف سے مولانا سید ارشد مدنی کو خیرسگالی دورہ پر ایران تشریف لانے کی دعوت دی۔ سید صادق نے کہا کہ ملی وحدت کے لئے اس قسم کے مبنی بر تفہیم مذاکرے اور ملاقاتیں ضروری ہیں۔

جانچ پڑتال کے بعد ناندیڑ لوک سبھا کے لیے 39 درخواستیں درست قرار
اسمبلی انتخابات کے لیے 460/امیدواروں کی نامزدگیاں درست
لوک سبھا کے 2 امیدوار اور قانون ساز اسمبلی کے 55 امیدوار کے پرچے مسترد

ناندیڑ:30/اکتوبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب اور اسمبلی عام انتخابات میں آج 30 اکتوبر کو درخواستوں کی جانچ کے بعد لوک سبھا کے لیے 2 اور قانون ساز اسمبلی کے لیے 55 درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا ہے۔لہٰذا، فی الحال ناندیڑ لوک سبھا کے لئے 39 امیدوار اور ضلع کی 9 ودھان سبھاوں کے لئے 460 امیدواروں پرچہ نامزدگی درست پایا گیا ہے۔ 4 نومبر تک امیدوار اپنے پرچہ نامزدگیاں واپس لے سکتے ہیں۔

ناندیڑ ضلع کے 83-کنوٹ حلقہ میں جن 31 امیدواروں نے اپنی درخواستیں داخل کیں ان میں سے 29 درخواستوں کو درست قرار دیا گیا جبکہ 2 درخواستوں کو مسترد قرار دیا گیا۔ 84-حدگاؤں حلقہ میں جن 66 امیدواروں نے اپنی درخواستیں داخل کیں ان میں سے 63 درخواستیں درست تھیں جبکہ 3 درخواستیں مسترد ہوئی ہیں۔ 85-حلقہ بھوکر میں درخواستیں جمع کرانے والے 144 امیدواروں میں سے 140 درخواستیں درست جبکہ 4 درخواستیں کالعدم قرار دی گئیں۔ 86-ناندیڑ شمال حلقہ میں درخواستیں داخل کرنے والے 81 امیدواروں میں سے 73 درخواستوں کو درست قرار دیا گیا جبکہ 8 درخواستیں کالعدم قرار دی گئیں۔ 87-ناندیڑ جنوب حلقے میں درخواستیں داخل کرنے والے 56 امیدواروں میں سے 52 درخواستوں کو درست قرار دیا گیا جبکہ 4 درخواستیں کالعدم قرار دی گئیں۔ 88-لوہا حلقہ میں جن 35 امیدواروں نے درخواستیں داخل کیں، ان میں سے 33 درخواستیں درست جبکہ 2 درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ 89-نائگاؤں حلقہ میں اپنی درخواستیں داخل کرنے والے 35 امیدواروں میں سے 26 درخواستیں درست تھیں جبکہ 9 درخواستیں مسترد ہوئی ہیں۔ 90-دیگلور حلقہ میں جن 43 امیدواروں نے درخواستیں داخل کیں ان میں سے 27 درخواستوں کو درست قرار دیا گیا جبکہ 16 درخواستوں مسترد ہوئی ہیں 91-مکھیڑ حلقہ میں 24 امیدواروں نے اپنی درخواستیں داخل کیں، جن میں سے 17 درخواستیں آج درست قرار دی گئیں جبکہ 7 درخواستیں کالعدم قرار دی گئیں۔

انتخابات کا پروگرام درج ذیل ہے:
کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ: 4 نومبر
پولنگ کی تاریخ۔:20 نومبر
گنتی کی تاریخ۔:23 نومبر 2024

ایک ذات پر کوئی منتخب نہیں ہوسکتا جس کیلئے دلت، مسلم اور مراٹھا ووٹرس کی ضرورت: جرانگے پاٹل

جالنہ: 30/اکتوبر (ایجنسیز) مہاراشٹر میں کوئی ایک ذات پر منتخب نہیں ہوسکتا۔اس لیے دلت، مسلم اور مراٹھا کی مساوات کو لے کر کل ایک میٹنگ ہوگی۔کل کے اجلاس کے بعد کن حلقوں سے الیکشن لڑنا ہے، کن امیدواروں کو دینا ہے، کون سی مساوات کو ایڈجسٹ کرنا ہے اس پر بات ہوگی۔ مراٹھا جدوجہد کار منوج جرانگے پاٹل نے بیان دیا ہے کہ آج وہ کسی کی حمایت نہیں کرتے، انہوں نے یہ بھی نہیں کہا کہ انہوں نے کسی کو امیدوار بنایا ہے۔ منوج جارنگے نے کارکنوں سے بات چیت کی۔اس وقت ان کا کہنا تھا کہ بہت سے لوگ یہاں ملنے اور تصویریں لینے آتے ہیں، یہ کہہ کر وہ میرا ساتھ دیتے ہیں۔ابھی تک کسی نے حمایت نہیں کی۔ہم کل ملاقات کریں گے۔ابھی فیصلہ نہیں ہوا، پھر کس نے دیا حمایت..؟ سیاست میں آپ جتنا جھوٹ بولتے ہیں، اتنا ہی چمکتے ہیں۔ مجھے سیلائن لینے دو، 31 کے فیصلے کے بعد ہم بانڈ وائیگرے کا سارا فیصلہ کریں گے۔ یہ مکمل ریاست کے لیے ہے۔انہوں نے کہا کہ اجلاس میں فیصلہ کرنے دیں کہ لڑنا ہے یا نہیں، مساوات ملتی ہے یا نہیں۔ہم نے بھی فیصلہ نہیں کیا تو بات کیوں دو... جس کو بات دوں اسے رکھوں، جھوٹی بات نہ کرو۔ بہت سے لوگوں کو مجھ سے امیدیں وابستہ ہیں۔اس لیے جب تک کوئی فیصلہ نہیں ہوتا بات نہیں کریں گے۔ میں بیمار ہوں آپ سے بات کرنے آیا ہوں۔ 31 تاریخ کو ایک میٹنگ ہے جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ آیا دلت، مراٹھا اور مسلم مساوات مطابقت رکھتی ہے۔منوج جارنگے پاٹل نے کہا ہے کہ اس میٹنگ میں اگلی حکمت عملی طے کی جائے گی۔دریں اثناء ؁ سرکاری میٹنگ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک مساوات کے سوا کچھ نہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ میٹنگ میں کیا ہوگا۔مثبت ہو یا منفی، اس پر بحث ہونی چاہیے۔کل ایک میٹنگ ہوگی، جس میں مسلم بھائی اور دلت بھائی آئیں گے، اس لیے خواہشمند آ کر ہجوم نہ کریں۔ پورا دن وقفہ پر نہ آئیں۔ جلسہ میں مسلمان بھائی بڑی تعداد میں آئیں گے۔ان کی عزت کرنا بہت ضروری ہے۔منوج جارنگے پاٹل نے اپیل کی ہے کہ کوئی بھی 1-2 تک نہ آئے۔

ایم وی اے میں کوئی لڑائی نہیں اور نہ ہی کسی سیٹ پر دوستانہ مقابلہ ہے
مہاوتی میں زبردست سر پھٹول، شندے واجیت پوار کی سیٹوں پر بھی بی جے پی امیدوار: رمیش چینیتھلا
ملکارجن کھڑگے اور راہول گاندھی 6 نومبر کو مہاراشٹر میں

ممبئی: مہاوکاس اگھاڑی میں سیٹوں کی تقسیم کو لے کر کوئی تنازعہ نہیں ہے۔جن حلقوں میں اگھاڑی پارٹیوں کے امیدواروں نے کاغذات نامزدگی جمع کرائے ہیں، وہ واپس لے لیں گے۔ یہ اعلان کانگریس کے ریاستی انچارج رمیش چینیتھلا نے کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگھاڑی کی حلیف سماج وادی پارٹی کے ساتھ بھی بات چیت چل رہی ہے اور جلد ہی ان کے ساتھ کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ چینیتھلا نے پختہ یقین ظاہر کیا کہ مہاوکاس اگھاڑی میں کسی بھی سیٹ پر دوستانہ مقابلہ نہیں ہوگا۔انہوں نے کہا کہ حکمراں مہایوتی میں سیٹوں کی تقسیم کو لے کر بہت زیادہ جھگڑا ہے۔ بی جے پی نے ایکناتھ شندے اور اجیت پوار کی سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے ہیں اور یہ ان دونوں پارٹیوں کو تباہ کرنے کی شروعات ہے۔کانگریس کے ریاستی انچارج چینیتھلا بدھ کو تلک بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ان کا مزید کہنا تھا کہ مہایوتی کی حکومت بدعنوان ہے۔اس حکومت کے دور میں مہنگائی اور بے روزگاری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہ حکومت دو سال سے مہاراشٹر کو لوٹ رہی ہے۔ مہاراشٹر کی صنعتیں دوسری ریاستوں میں منتقل ہوگئی ہیں۔مہایوتی حکومت نے بہت سے فیصلے کیے ہیں لیکن ان پر عمل درآمد مشکل ہوتا جارہا ہے۔حکومت کے خزانے میں پیسے نہ ہونے کی وجہ سے لاڈلی بہین اسکیم رک گئی ہے۔ عوام بدعنوان بی جے پی مخلوط حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے پرعزم ہیں۔ رمیش چینیتھلا نے یقین ظاہر کیا کہ اب بی جے پی اتحاد کی بدعنوان حکومت جائے گی اور مہاوکاس اگھاڑی کی حکومت آئے گی جو عوام کی امیدوں اور امنگوں پر پورا اترے گی۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ مہایوتی حکومت نے دو سالہ کی ترقی کی رپورٹ کارڈ پیش کی ہے، لیکن اس حکومت نے مہاراشٹر میں ترقی نہیں کی ہے، بلکہ مخلوط حکومت میں دھوکے باز لوگوں نے ترقی کی ہے اور مہاراشٹر کو بدتر بنا دیا ہے۔ بی جے پی مخلوط حکومت کے دوران خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ دو سال میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 67 ہزار 381 کیسز رپورٹ ہوئے۔ ہر گھنٹے میں خواتین کو ہراساں کرنے کی 5 شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ ریاست میں 64 ہزار لڑکیاں اور خواتین لاپتہ ہیں۔ ریاستی وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کے آبائی ضلع ناگپور سے 13 ہزار لڑکیاں اور خواتین لاپتہ ہیں۔ خواتین کی طرح کسانوں کو بھی نظر انداز کیا گیا۔ اس حکومت کے دور میں 20 ہزار کسانوں نے خودکشی کی۔ یہ تشویشناک بات ہے کہ مہاراشٹر میں ملک میں سب سے زیادہ کسان خودکشی کرتے ہیں۔ ایک روپیہ انشورنس اسکیم کسانوں کے لیے نہیں ہے بلکہ انشورنس کمپنیوں کے فائدے کے لیے ہے۔ بی جے پی مخلوط حکومت کے دوران بیمہ کمپنیوں نے 4000 کروڑ روپے کا منافع کمایا ہے۔ بی جے پی مخلوط حکومت کے دوران دلتوں پر مظالم میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ محکمہ صحت میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی ہے اور ایمبولینس کی خریداری میں 8 ہزار کروڑ روپے کا گھپلہ ہوا ہے۔ محکمہ صحت میں 20 ہزار آسامیاں خالی ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں بھی افراتفری ہے اور 44 لاکھ بچوں کو یونیفارم تک نہیں ملا۔ ریاست میں 14 ہزار ضلع پریشد اسکولوں کو بند کر کے غریب اور متوسط طبقے کو تعلیم سے محروم کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اڈاپٹڈ اسکول اسکیم کے تحت چندر پور ضلع میں ایک اسکول اڈانی کو دیا گیا ہے۔ دیویندر فڑنویس چاہے جو بھی دعویٰ کریں، اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مہاراشٹر کی صنعتیں چھین کر گجرات لے جائی گئی ہیں۔ ٹاٹا ایئربس، ویدانتا فاکسکن، بلک ڈرگس پروجیکٹس کو بھی گجرات منتقل کر دیا گیا ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی مخلوط حکومت کی نااہلی کی وجہ سے 9 لاکھ کروڑ روپے کے پروجیکٹ اور مہاراشٹر کے 10 لاکھ نوکریاں گجرات میں چلی گئی ہیں۔ پٹولے نے بتایا کہ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی 6 نومبر کو مہاراشٹر آرہے ہیں۔ یہ سبھی لیڈر صبح ناگپور میں آئین کے حوالے سے منعقدہ کانفرنس میں شرکت کریں گے اور شام کو ممبئی کے بی کے سی میں مہاوکاس اگھاڑی کی گارنٹی اسکیم کا اعلان کریں گے۔ اس پروگرام میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے صدر شرد پوار اور شیوسینا پارٹی کے سربراہ ادھو ٹھاکرے موجود رہیں گے۔اس موقع پر ممبئی کانگریس کی صدر ایم پی ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ گزشتہ دو سالوں میں جب مہاراشٹر تمام شعبوں میں پیچھے رہ گیا ہے، بی جے پی حکومت نے پرگتی کتاب متعارف کروائی ہے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ممبئی والوں کے لیے زندگی مشکل ہوگئی ہے۔ روزانہ 7 لوگ ٹرینوں سے گر کر مرتے ہیں اور بی جے پی بلٹ ٹرین کی بات کرتی ہے۔ سڑکوں پر چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے، ہٹ اینڈ رن میں کوئی بھی جان سکتا ہے۔

ناندیڑ-پنویل-ناندیڑ خصوصی ٹرین براہ لاتور-پونے

ناندیڑ: ساؤتھ سنٹرل ریلوے نے دیوالی اور چھٹ کے موقع پر مسافروں کے رش کو مدنظر رکھتے ہوئے ناندیڑ-پنویل-ناندیڑ خصوصی ٹرین کو لاتور-پونے کے راستے چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ درج ذیل ہے--

.1 ناندیڑ-پنویل خصوصی ٹرین کا ایک دور:
ٹرین نمبر 07635 حضور صاحب ناندیڑ تا پنویل اسپیشل مورخہ 06 نومبر 2024 بدھ کو ناندیڑ ریلوے اسٹیشن سے 21.00 بجے روانہ ہوکر پورنا، پربھنی، گنگا کھیڈ، پرلی، لاتور روڈ، لاتور، کردوواڑی، داؤنڈ، پونے، لونا جالا، کردوواڑی سے ہوتے ہوئے پنویل۔ دن 14.00 بجے پہنچیں گے۔

.2 ایک راؤنڈ پنویل-ناندیڑ اسپیشل ٹرین:
ٹرین نمبر 07636 پنویل تا ہجور صاحب ناندیڑ اسپیشل مورخہ 07 نومبر 2024 جمعرات کو پنویل ریلوے اسٹیشن سے 15.15 بجے روانہ ہوگی اور پونے، داؤنڈ، لاتور، پرلی، پربھنی سے ہوتے ہوئے اگلے دن دوپہر 12.00 بجے ہجور صاحب ناندیڑ پہنچے گی۔اس ٹرین میں 24 بوگیاں ہوں گی۔

پرائم ویڈیو نے پنچایت سیزن 4 کی شوٹنگ شروع کرنے کا اعلان کیا

ممبئی (ایم ملک) بھارت کے مقبول تفریحی پلیٹ فارم پرائم ویڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس کی بہت سے منتظر اصل سیریز پنچایت کے چوتھے سیزن کی شوٹنگ شروع ہوگئی ہے۔ اسٹریمنگ سروس نے سیٹ سے ایک تصویر شیئر کی ہے، جس میں اداکار جتیندر کمار، چندن رائے اور فیصل ملک باضابطہ طور پر پنچایت کے اگلے دلچسپ باب کا آغاز کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ ہندوستان اور 240 ممالک اور خطوں میں دل جیتنے کے بعد، بہت پسند کیا جانے والا کامیڈی ڈرامہ ایکشن میں واپس آ گیا ہے اور اس کے چوتھے سیزن کی تیاری شروع ہوگئی ہے۔ پنچایت سیزن 4 دی وائرل فیور (TVF) کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے، جسے دیپک کمار مشرا نے تخلیق کیا ہے، جسے چندن کمار نے لکھا ہے اور دیپک کمار مشرا اور اکشت وجے ورگیہ نے ہدایت کی ہے۔ اس سیریز میں جتیندر کمار محبوب سیکرٹری کے طور پر مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، اس کے ساتھ رگھوبیر یادو، نینا گپتا، سانویکا، چندن رائے، فیصل ملک، درگیش کمار، سنیتا راجوار اور پنکج جھا جیسے غیر معمولی اداکاروں نے اہم کردار ادا کیے ہیں۔ اس کے ساتھ اصل کاسٹ، شائقین پنچایت میں شامل ہونے والے نئے کرداروں کو بھی دیکھ سکتے ہیں، جنہیں دیکھنا دلچسپ ہوگا۔ پنچایت سیزن 4 میں دل کو چھو لینے والا مزاح، پیارے لمحات اور ایک منفرد ڈرامہ ہوگا جس سے شائقین بہت لطف اندوز ہوں گے۔

مہاراشٹر اسمبلی انتخابات
مجلس اتحاد المسلمین کے امیدواروں کی فہرست

1	SYED IMTIAZ JALEEL	AURANGABAD EAST (109)
2	NASER SIDDIQUI	AURANGABAD CENTRAL (107)
3	FARUK SHAH ANWAR	DHULE (007)
4	MUFTI ISMAIL QASMI	MALEGAON CENTRAL (114)
5	WARIS PATHAN	BHIWADI WEST (136)
6	FAIYAZ AHMED KHAN	BYCULLA (184)
7	SAIF PATHAN	MUMBRA KALWA (149)
8	RAEES LASHKARIA	VERSOVA(164)
9	FAROOQ SHABDI	SOLAPUR(249)
10	MAHESH KAMBLE	MIRAJ [SC](281)
11	SAMRAT SURWADE	MURTIZAPUR [SC](32)
12	SYED MOIN	NANDED SOUTH(87)
13	BABITA KANADE	KURLA [SC] (174)
14	MOHAMMAD YOUSUF	KARANJA MANORA (35)

بھنڈارا تنازعہ: 'کون لوگ ہیں جو بھوکے کو کھانا کھلانے کے نام پر مذہبی نعرہ لگوانا چاہتے ہیں'، عمران پرتاپ گڑھی کا سوال

ممبئی: یہاں واقع 'ٹاٹا میموریل ہاسپٹل' کے پاس گزشتہ روز بھنڈارا تقسیم کیے جانے کے دوران ایک مسلم خاتون سے مبینہ طور پر کہا گیا کہ 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے پر ہی بھنڈارا ملے گا۔اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے اور رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے اس واقعہ پر حیرانی ظاہر کی ہے۔عمران پرتاپ گڑھی نے سوال کیا ہے کہ "یہ کون لوگ ہیں جو نفرت میں ڈوبے ہیں اور کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کے نام پر مذہبی نعرے لگوانا چاہتے ہیں؟" دراصل کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ کیا ہے، جس میں مذکورہ سوال پوچھا ہے۔انھوں نے بھنڈارا واقعہ کی ویڈیو تو شیئر نہیں کی ہے، لیکن پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ہمارے پیغمبر حضرت محمد صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ کا پڑوسی بھوکا ہے تو آپ پر کھانا حرام ہے۔ وہ پڑوسی چاہے کوئی بھی ہو، کسی بھی مذہب کا ہو۔" وہ آگے لکھتے ہیں "یہ کون لوگ ہیں جو نفرت میں ڈوبے ہیں اور کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کے نام پر مذہبی نعرے لگوانا چاہتے ہیں، کیا ایسے کاموں سے انھیں ثواب ملے گا۔" عمران پرتاپ گڑھی نے یہ بھی لکھا ہے کہ "سماج کو ایسی ذہنیت کا عوامی طور پر بائیکاٹ کرنا چاہیے۔" قابل ذکر ہے کہ ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ٹاٹا میموریل اسپتال کے باہر قطار بند لوگوں میں بھنڈارا تقسیم کیا جا رہا ہے۔بھنڈارا تقسیم کرنے والے ایک ضعیف شخص نے جب دیکھا کہ قطار میں ایک خاتون حجاب (چہرے پر دوپٹہ باندھے ہوئے) میں ہے، تو اسے قطار سے نکلنے کی ہدایت دی۔ جب خاتون قطار سے نہیں نکلی تو بھنڈارا تقسیم کرنے والے نے کہا کہ 'جے شری رام' کا نعرہ لگاؤ تبھی کھانا ملے گا۔اس پر خاتون نے کچھ اعتراض کیا، لیکن زیادہ ہنگامہ ہونے پر وہ قطار سے باہر نکل گئی۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد معاملہ پولیس میں پہنچ گیا ہے۔ایک میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پولیس کو فی الحال کوئی تحریری شکایت تو نہیں ملی ہے، لیکن معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

بارڈر-گواسکر ٹرافی: 10 سال سے ہار رہی کنگارو ٹیم، کپتان کمنس اس بار فتح کے لیے لگائیں گے پورا زور

ممبئی: آسٹریلیائی کرکٹ ٹیم کے ٹیسٹ کپتان پیٹ کمنس نے اپنی کپتانی میں بہت ساری کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

انہوں نے اپنی کپتانی میں ون ڈے ورلڈ کپ میں جیت حاصل کی، 2023 ٹیسٹ چمپئن شپ کا فائنل اپنے نام کیا، اپنے دیرینہ حریف انگلینڈ سے ایشیز بھی جیت لیا۔ لیکن آسٹریلیائی ٹیم پچھلے 10 سالوں سے بارڈر-گواسکر ٹرافی جیتنے میں ناکام رہی ہے۔اس بار کمنس اس خشک سالی کو بھی ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔دراصل ہر 2 سال کے دورانیہ میں بارڈر-گواسکر ٹرافی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔آسٹریلیا 15-2014 سے یہ ٹرافی نہیں جیت پا رہی ہے۔اس 10 سالہ مدت میں 2 بار اس ٹرافی کا انعقاد ہندوستان میں ہوا اور 2 بار آسٹریلیا میں۔ ہندوستانی ٹیم نے چاروں بار آسٹریلیا کو ہرایا ہے۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم وہ واحد ٹیم ہے جسے آسٹریلیا اپنی پچھلی 16 ٹیسٹ سیریز میں شکست دینے سے قاصر رہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آسٹریلیا کے موجودہ ٹیسٹ ٹیم کے کپتان پیٹ کمنس اب تک ہندوستان کے خلاف ٹیسٹ سیریز جیتنے والی ٹیم کا حصہ نہیں رہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آئندہ 22 نومبر سے شروع ہو رہے بارڈر-گواسکر سیریز کو جیتنے کے لئے وہ بے تاب ہیں۔ کمنس نے منگل کو اپنی ایک کتاب کے اجراء ؁ کے موقع پر کہا کہ "ہندوستان کے خلاف ٹیسٹ سیریز جیتنا بہت بڑی بات ہے، اور اسے میں اپنے نام سے جوڑنا چاہتا ہوں۔ اپنی سرزمین پر سیریز جیتنا اور بھی خاص ہوتا ہے۔ جب بھی ہم گھریلو سیریز کھیلتے ہیں تو میری طرح زیادہ تر آسٹریلیا کے کرکٹ شائقین ہم سے اچھی کارکردگی کی امید کرتے ہیں۔" ہندوستانی کرکٹ ٹیم نیوزی لینڈ کے خلاف رواں گھریلو ٹیسٹ سیریز کے ابتدائی 2 میچوں میں شکست کھا کر سیریز گنوا چکی ہے۔ ٹیم کے اسٹار بلے باز روہت شرما اور وراٹ کوہلی کافی بُرے فارم سے گزر رہے ہیں۔ اس پر کمنس نے کہا کہ "جو بھی ٹیم دباو؟ میں ہوتی ہے اس کے خلاف کھیلنا کوئی بُری بات نہیں۔ وہ پہلے بھی یہاں اچھی کارکردگی پیش کر چکے ہیں۔ ہمارا کام انہیں دباو؟ میں رکھنے کی کوشش کرنا ہے۔ ہم پچھلی 2 سیریز میں ہار کا بدلہ لینے کے لئے پُرعزم ہیں۔ ہم جس بھی ٹیم کے خلاف کھیلتے ہیں، تو اچھی کارکردگی کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہندوستان کی بات ہی کچھ اور ہے، یہ سیریز بہت اہم ہوگا۔" قابل ذکر ہے کہ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کا آسٹریلیا دورہ 22 نومبر سے شروع ہوگا۔اس دورے پر ہندوستانی ٹیم کو کل 5 ٹیسٹ میچوں کی ایک لمبی سیریز کھیلنی ہے۔کوچ کے طور پر گوتم گمبھیر کا یہ پہلا غیر ملکی ٹیسٹ سیریز دورہ ہے۔اس بار ٹیم اسکواڈ میں کئی ایسے کھلاڑیوں کو شامل کیا گیا ہے، جنہوں نے اب تک ٹیسٹ میں ڈیبیو بھی نہیں کیا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔